عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۵
شمارہ نمبر ۳۸

کراچی والو! جاگو، جاگو، جاگو

قادیانیوں کمیونسٹوں اور لادین عناصر کا متحدہ محاذ

مسلمانوں کو باہمی لڑانے کی سازش

کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنائے گا

قادیانی اب روپے کی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں۔

ہنگامہ آرائی اور قتل و غارتگری کا انجام کیا ہوگا ؟

موجودہ فسادات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے؟

دھماکے، ڈاکے، قتل اور اغوا کی وارداتیں قادیانی کر رہے ہیں

کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کے خلاف سازش — سازشی گروہ کونسا ہے ؟

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا

منی پاکستان دشمنوں کے نرغے میں

کیا — ہفت روزہ

ختم نبوت

نے پہلے ہی !

خبردار

نہیں کر دیا تھا ؟

ہفت روزہ ختم نبوت نے اپنی مختلف اشاعتوں میں ملک میں ہونے والے تخریب کاری کے واقعات ، بموں کے دھماکے ، کراچی اور حیدرآباد میں ہونے والے خون ریزی کے واقعات پر ڈائیٹیل پر دیئے گئے عنوانات کے تحت پہلے ہی خبردار کر دیا تھا اور بتایا تھا کہ قادیانی پاکستان کے خلاف سازش کر رہے ہیں — اس سلسلہ میں اس شمارہ کا اداریہ پڑھیے

جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان کا تعلیمی، تبلیغی، اصلاحی

۲ روزہ عظیم الشان جلسہ

بارہواں سالانہ

بتاریخ

۲۰،۲۱ مارچ ۸۶ء جمعہ، ہفتہ بعد از عشاء

نوٹ: جمعہ سے قبل گیارہ بجے دن جلسہ شروع ہوگا۔

انشاء اللہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا علی المرتضیٰ صاحب نقشبندی

مہمانان خصوصی

- الحاج صاحبزادہ سید طیب علی شاہ صاحب
- حاجی عزیز علی محمد صاحب
- الحاج حافظ محمد یحییٰ صاحب

- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کراچی
- قائد اہلسنت مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ
- امام المتکلمین حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ گوجرانوالہ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کراچی
- عالم باعمل حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب مدظلہ کراچی
- نسبت اشرفیہ و امدادیہ کے پاسبان حضرت مولانا ڈاکٹر غلام محمد مدظلہ کراچی
- امام المسلمین حضرت مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد صاحب مدظلہ لاہور
- شہنشاہ خطابت حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان مدظلہ لاہور
- پیر طریقت حضرت جی مولانا جمیل احمد دہلوی مدظلہ رائیونڈ
- صوفی باصفا حضرت مولانا محمد عبداللہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد
- واعظ خوش بیان حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی کراچی
- سفیر اہلسنت حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی - کراچی
- فضیلۃ الشیخ الاستاذ عبدالرحمان محمد علی الازہر شریف مصر
- فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد عامر الازہر شریف - مصر
- پروانۂ ختم نبوت حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ملتان
- سفینۂ سلف حضرت مولانا مفتی عبدالقوی صاحب ملتان
- نقیب ملک و ملت حضرت مولانا عبدالمجید صاحب سکھر
- سیف بے نیام حضرت مولانا خلیل احمد خطیب جامع مسجد سکھر
- بطل حریت حضرت مولانا محمد نواز ربانی صاحب بہاولپور
- مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد صادق الامین صاحب کہروڑ پکا
- ترجمان دینی مدارس حضرت مولانا منظور احمد شاہ حجازی
- مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد عارف سیال صاحب
- ترجمان اہلسنت حضرت قاری اللہ بخش صاحب مونس بہاولپور
- زینت القراء جناب قاری ریاض احمد ساجد بہاولپور

الداعی الی الخیر عبدالستار رحمانی

خادم جامعہ اسلامیہ رحمانیہ کالونی نزد گرڈ اسٹیشن گدائی روڈ

ڈیرہ غازی خان فون رہائش 3089

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کراچی — انٹرنیشنل

۳۸	۴ر تا ۱۰ر رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ۴ تا ۱۰ر مارچ ۱۹۸۷ء	۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
جاپان	۳۷۵ روپے
فجی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
انڈونیشیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کوڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
فجی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف بجاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

پرنٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

صدائے ختم نبوت

کراچی حیدر آباد کے ہنگامے! کیا ہم نے خبردار نہیں کر دیا تھا؟

ہم انہی کالموں میں کراچی اور حیدر آباد میں ہونے والے قتل و خونریزی، لوٹ مار ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ اور آتش زنی کے واقعات کے بارے میں کئی مرتبہ اظہار خیال کر چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ ان ہنگاموں میں قادیانی مرتدوں اور زندیقوں کا خفیہ ہاتھ کار فرما ہے۔ ہمیں کوئی عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ غیب کا علم سوائے خدا کی ذات کے کسی کو نہیں ہم سالہا سال کی تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

۱۔ قادیانی جماعت ہر اسلام دشمن گروہ کی ایجنٹ ہے جب کہ کوئی بھی اسلام دشمن گروہ، امت مسلمہ اور عالم اسلام کا خیر خواہ نہیں ہے۔

۲۔ جب انگریز اس برصغیر پاک و ہند میں بلا شرکت غیرے حکمران تھا۔ قادیانی گروہ اُمت مسلمہ اور آزادی پسند گروہوں اور جماعتوں کی جاسوسی و مخبری کرتا رہا ہے اور حرمت جہاد کے فتوے شائع کر کے تقسیم کرتا رہا۔

۳۔ چونکہ پاکستان کا قیام ان کی مرضی کے خلاف بنا اور ان کا اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ یا پیش گوئی غلط ثابت ہو گئی اس لئے آج یہ ہر اس گروہ اور ہر اس طاقت کے ساتھ ہے جو پاکستان کے دشمن ہیں اور جو ان کے الہامی عقیدے یا پیش گوئی کو ختم کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

۴۔ ہر قادیانی مرزا قادیانی کے نام نہاد خلفاء کی ہدایت کا پابند ہے چنانچہ مرزا طاہر جو آج کل ان کا پیشوا ہے اور فطرتاً بخشندہ ہے اس کی ہدایت پر ہندوستان کی قادیانی جماعت کے سرکردہ وفد نے بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کی اور پاکستان کے خلاف اس کے جذبات کو بھڑکایا۔ جس کے بعد اس کے لہجے میں سختی آگئی حتیٰ کہ دھمکیاں بھی دیں۔

۵۔ اس سے قبل مشہور یہودی ایجنٹ اور مغربی استعمار کے انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام المعروف عبدالسلام بھگوا جیو سے ملاقات کر چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں راجیو کا دورہ پاکستان ملتوی ہوا۔

۶۔ ہمارے اکابر نے شہید ملت خان لیاقت علی خان کے قتل پر کہا کہ اس میں چودھری ظفر اللہ قادیانی اور قادیانی گروہ کا ہاتھ ہے لیکن اسے مولویوں کی بات کہہ کر جھٹلایا گیا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پردہ اُٹھتا چلا گیا اور آج ہر ایک زبان پر ہے کہ لیاقت علی خان کا قاتل چودھری ظفر اللہ کا جرمن نژاد بے پالک کنزے تھا۔

۷۔ ۱۹۶۵ء کی پاک و ہند جنگ میں پورے ملک میں بلیک آؤٹ رہا۔ ربوہ واحد شہر تھا جو بجلی کے قمقموں سے جگمگاتا رہا اور اس طرح بھارتی جہازوں کو سرگودھا جیسے حساس مرکز پر بمباری کرنے کے لئے رہنمائی کی جاتی رہی ہمارے اکابر نے حکومت کو توجہ دلائی۔ تحقیق کرنے پر بات صحیح ثابت ہوئی چنانچہ اس وقت کے گورنر نواب امیر محمد خان آف کالاباغ کے حکم پر ربوہ کی بجلی کاٹی گئی۔

۸۔ جب سقوط مشرقی پاکستان کا المیہ پیش آیا تو ہمارے اکابر نے بیانات اور تقریروں کے ذریعے واشگاف الفاظ میں کہا کہ اس میں ایم ایم احمد اور قادیانی ٹولے کا ہاتھ ہے لیکن اس کا بھی "مولویانہ بات" کہہ کر تمسخر اُڑایا گیا۔ آج پاکستان اور بنگلہ دیش کے سیاست دان یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ واقعی سقوط مشرقی پاکستان میں ایم ایم احمد اور قادیانیوں کا ہاتھ تھا۔

۹۔ ہمارے اکابر نے کہا کہ قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں۔ جب کہ اسرائیل نہ صرف پاکستان کا بلکہ پورے عالم اسلام کا دشمن ہے بالآخر بھٹو دور کی قومی اسمبلی میں ایک معزز رکن نے مشہور یہودی پروفیسر آئی آئی نومانی کی کتاب کے حوالے سے یہ بیان دیا کہ قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں۔

۱۰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور ہفت روزہ ختم نبوت نے لکھا کہ ملک میں ہونے والے تخریب کاری کے واقعات بموں کے دھماکے، پاکستان کے خلاف لٹریچر کی تقسیم، گھیراؤ جلاؤ، ہنگامہ آرائی، توڑ پھوڑ کی وارداتوں خصوصاً کراچی اور حیدرآباد میں ہونے والے خونی فسادات، قادیانی سازش کا نتیجہ ہیں لیکن کسی نے اس طرف توجہ نہ دی اسلام آباد میں حکیم نور دین بھیروی کے پوتے کی رنگے ہاتھوں گرفتاری اور سزائے قید، نیز کراچی اور حیدرآباد کے واقعات کے متعلق فیڈرل بی ایریا کے کونسلر کے مندرجہ ذیل بیان نے ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے بیانات کی تائید کردی وہ بیان یہ ہے۔

وکراچی (اسٹاف رپورٹر) کونسلر ہاشم زیدی نے ایک بیان میں الزام عائد کیا ہے کہ شہر کے امن وامان کو تباہ کرنے میں احمدی فرقے کا ہاتھ ہے اپنے اس الزام کی تائید میں انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کی رات کو تقریباً ۴ بجے بلاک نمبر ۲ فیڈرل بی ایریا میں جیپ پر سوار ۸ افراد نے آکر فائرنگ کی اور علاقے کے لوگوں نے جب پتھراؤ کیا تو وہ گھبرا کر جیپ میں سوار ہو کر فرار ہو گئے اس دوران میں ایک فرد ٹھوکر لگنے سے گر گیا اور اس کی ڈائری زمین پر گر پڑی جس میں شناختی کارڈ کا فارم "ب" تھا ڈائری تو اس نے اٹھالی۔ لیکن فارم "ب" سڑک پر پڑا رہ گیا جس میں مذہب کے خانے میں "احمدی" درج ہے۔ مسٹر ہاشم زیدی نے اپنے بیان کے ہمراہ وہ فارم "ب" بھی اخبارات کو جاری کیا

(جنگ کراچی ۸ فروری ۸۶ء)

ہماری اطلاع کے مطابق یہ فارم "ب" موقع پر موجود عوام نے اٹھایا جسے علاقہ کا منتخب نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کونسلر موصوف کے پاس پہنچا دیا اور موصوف نے اسے اپنے بیان کے ساتھ اخبارات کو جاری کیا۔ یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ کراچی میں خونریزی اور ہنگامہ آرائی پراسرار کاروں کی وجہ سے ہو رہی ہے جو بغیر نمبر پلیٹوں کے آزادی کے ساتھ گھوم پھر کر وارداتیں کر رہی ہیں۔ اس بات کی تصدیق قومی اسمبلی کے رکن جناب شاہ بلیغ الدین کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میرے حلقے میں لوگ باہر سے آکر گڑبڑ کر رہے ہیں"۔ نوائے وقت کراچی ۵ نومبر ۱۹۸۶ء) اس کی مزید تصدیق فیڈرل بی ایریا کے کونسلر ہاشم زیدی کے مذکورہ بالا بیان سے بھی ہو جاتی ہے۔

کراچی کے ہنگاموں کی ابتدا بشریٰ زیدی کیس سے ہوئی۔ اس وقت کے اخبارات گواہ ہیں کہ ایک خفیہ گروہ فوراً ہی سرگرم عمل ہو گیا جس نے پٹھانوں کو بہاریوں کے خلاف اور بہاریوں کو پٹھانوں کے خلاف اکسا کر ایک دوسرے کے مدمقابل لا کھڑا کیا ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت میں انہی دنوں لکھا تھا کہ پاکستان کو لبنان بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، چنانچہ گذشتہ خونریز ہنگاموں نے ہمارے خیالات کی تصدیق کردی۔

وہ ہنگامے جو بشریٰ زیدی کیس سے شروع ہوئے تھے انہوں نے بالآخر کراچی اور حیدرآباد جیسے دو اہم شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لیکن حکومت نے اصل مجرموں کو پکڑنے کی کوشش نہیں کی ——————— بے گناہ لوگوں کو پکڑ کر جیلوں میں ٹھونسا جاتا رہا۔ ہم ایک بار پھر واشگاف الفاظ میں بتادینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اصل دشمن قادیانی ہیں۔ جو بالکل یہودی تنظیم کی طرز پر ملک میں تخریب کاری اور دہشت گردی میں مصروف ہیں اگر اس ملک دشمن اور اسلام دشمن گروہ کا استیصال نہ کیا گیا تو خطرہ ہے کہ یہ اس باقیماندہ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچائے گا۔

ایران کے حکمران امل ملیشیا کو باز رکھیں

شام حکومت کی پشت پناہی سے مظلوم فلسطینیوں کے خلاف نبرد آزما امل ملیشیا نے ہزاروں نہتے، بے بس اور بے کس فلسطینیوں کو محصور کر رکھا ہے نہ ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ موجود ہے اور نہ پینے کے لئے۔ وہ سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے رہے ہیں یہ ظلم یہودیوں کی طرف سے نہیں بلکہ اس امل ملیشیا کی طرف سے ہو رہا ہے۔ جو اپنے کو مسلمان کہلاتی ہے ہم ان کی اس قبیح حرکت پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

محصور فلسطینیوں کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ بھوک سے تنگ آکر انسانی گوشت کھانے کا فتویٰ طلب کر رہے ہیں۔ ایک فلسطینی عورت کے بارے میں خبر ہے کہ اس نے تنگ آکر اپنے چار بچوں سمیت خودکشی کرلی۔ چونکہ امل ملیشیا والے ایرانی رہنما جناب آیت خمینی کے پیروکار اور نام لیوا ہیں اس لئے ہم خمینی صاحب اور ایران کی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ امل ملیشیا کے ظلم وستم سے مظلوم فلسطینیوں کو نجات دلائیں۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی کسی قسم کی جانی یا مالی کوشش علم کے پھیلانے میں، دین کے بقاء اور حفظ میں لگ جائے کہ دنیا کی زندگی خواب سے زیادہ نہیں، نہ معلوم کب اس عالم سے ایک دم جانا ہو جائے۔ جتنا ذخیرہ اپنے لئے چھوڑ جائے گا وہی دیرپا اور کار آمد ہے۔ عزیز قریب، احباب، رشتہ دار سب دو چار دن رو کر یاد کر کے اپنے اپنے مشاغل میں لگ کر بھول جائیں گے کام آنے والی چیزیں یہی ہیں جن کو آدمی اپنی زندگی میں اپنے لئے کبھی فنا نہ ہونے والے بینک میں جمع کر جائے کہ سرمایہ محفوظ رہے اور نفع قیامت تک ملتا رہے۔

تیسری چیز جو اس حدیث پاک میں ذکر کی گئی ہے وہ اولاد صالح ہے جو مرنے کے بعد دعائے خیر بھی کرتی ہے۔ اول تو اولاد کا صالح بنا جانا بھی مستقل صدقہ جاریہ ہے کہ جب تک وہ کوئی بھی نیک کام کرتی رہے گی۔ اپنے آپ کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ پھر اگر وہ نیک اولاد والدین کے لئے دعا بھی کرتی رہے۔ اور جب وہ صالح ہے تو دعائیں کرتی ہی رہے گی یہ مستقل ذخیرہ والدین کے لئے ہے۔

ایک نیک عورت کا قصہ روض میں لکھا ہے جس کو راہبیہ کہتے تھے۔ بڑی کثرت سے عبادت کرنے والی تھی۔ جب اس کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا۔ اے وہ ذات جو میرا توشہ اور میرا ذخیرہ ہے اور اسی پر میرا زندگی اور موت میں بھروسہ ہے۔ مجھے مرتے وقت رسوا نہ کیجیو اور قبر میں مجھے وحشت میں نہ رکھیو۔ جب وہ انتقال کر گئی تو اس کے لڑکے نے یہ اہتمام شروع کر دیا کہ ہر جمعہ کو وہ ماں کی قبر پر جاتا اور قرآن شریف پڑھ کر اس کو ثواب بخشتا اور اس کے لئے اور سب قبرستان والوں کے لئے دعا کرتا۔ ایک دن اس لڑکے نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا، اماں تمہارا کیا حال ہے۔ ماں نے جواب دیا موت کی سختی بڑی سخت چیز ہے میں اللہ کی رحمت سے قبر میں بڑی راحت سے ہوں۔ ریحان میرے نیچے بچھی ہوئی ہے۔ ریشم کے تکیے لگے ہوئے ہیں، قیامت تک یہی برتاؤ میرے ساتھ رہے گا۔ بیٹے نے پوچھا کہ کوئی خدمت میرے لائق ہو تو کہو۔ اس نے کہا کہ تو ہر جمعہ کو میرے پاس آ کر قرآن پاک پڑھتا ہے اس کو نہ چھوڑنا۔ جب تو آتا ہے سارے قبرستان والے خوش ہو کر مجھے خوش خبری دینے آتے ہیں کہ تیرا بیٹا آ گیا۔ مجھے بھی تیرے آنے کی بڑی خوشی ہوتی ہے اور ان سب کو بھی بہت خوشی ہوتی ہے وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں اسی طرح ہر جمعہ کو اہتمام سے جاتا تھا ایک دن میں نے خواب میں دیکھا بہت بڑا مجمع مردوں اور عورتوں کا میرے پاس آیا میں نے پوچھا تم کون ہو کیوں آئے ہو وہ کہنے لگا کہ ہم قبرستان کے آدمی ہیں ہم تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں۔ تم جو ہر جمعہ کو ہمارے پاس آتے ہو اور ہمارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہو اس سے ہم کو بہت خوشی ہوتی ہے اس کو جاری رکھنا اس کے بعد سے میں نے اور بھی زیادہ اہتمام اس کا شروع کر دیا۔

ایک اور عالم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان کی سب قبریں ایک دم شق ہو گئیں اور مردے ان میں سے باہر نکل کر زمین پر سے کوئی چیز جلدی جلدی چن رہے ہیں لیکن ایک شخص فارغ بیٹھا ہے وہ کچھ نہیں چنتا میں نے اس کے پاس جا کر سلام کیا اور پوچھا یہ لوگ کیا چن رہے ہیں انہوں نے کہا کہ جو لوگ کچھ صدقہ اور درود وغیرہ کر کے اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں۔ اس کی برکات ہمیشہ رہتی ہیں۔ میں نے کہا تم کیوں نہیں چنتے اس نے کہا مجھے اس وجہ سے استغنا ہے کہ میرا ایک لڑکا ہے جو فلاں بازار میں زلابیہ (حلوے کی ایک قسم ہے جو منہ کو چپک جاتی ہے) بیچا کرتا ہے وہ روزانہ مجھے ایک قرآن شریف پڑھ کر بخشتا ہے۔ میں صبح کو اٹھ کر اس بازار میں گیا میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ زلابیہ فروخت کر رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں میں نے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو اس نے کہا میں روزانہ ایک قرآن پاک ختم کر کے اپنے والد کو ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

اس قصہ کے عرصہ کے بعد میں نے پھر ایک مرتبہ اس قبرستان کے آدمیوں کو اسی طرح چنتے دیکھا۔ اور اس مرتبہ اس شخص کو بھی چنتے دیکھا جس سے پہلی مرتبہ بات ہوئی تھی پھر میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اس پر تعجب تھا۔ صبح اٹھ کر میں پھر اسی بازار میں گیا تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ (روض)

حضرت صالح محمد مریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں اخیر رات میں جامع مسجد جا رہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ صبح میں دیر تھی راستہ میں ایک قبرستان تھا میں وہاں ایک قبر کے قریب بیٹھ گیا بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ سب قبریں شق ہو گئیں اور اس میں سے مردے نکل کر آپس میں ہنسی خوشی باتیں کر رہے ہیں ان میں ایک نوجوان بھی قبر سے نکلا جس کے کپڑے میلے اور وہ مغموم سا ایک طرف بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں آسمان سے بہت سے فرشتے اترے جن کے ہاتھوں میں خوان تھے جن پر نور کے رومال ڈھکے ہوئے تھے وہ ہر شخص کو ایک خوان دیتے تھے اور جو خوان لے لیتا تھا وہ اپنی قبر میں چلا جاتا تھا جب سب لے چکے تو یہ نوجوان بھی خالی ہاتھ قبر میں جانے لگا میں نے اس سے پوچھا کیا بات ہے تم اس قدر غمگین کیوں ہو اور یہ خوان کیسے تھے۔ اس نے کہا کہ یہ خوان ان ہدایا کے تھے جو لوگ اپنے اپنے مردوں کو بھیجتے ہیں میرے کوئی اور تو ہے نہیں جو بھیجے ایک

والدہ ہے مگر وہ دنیا میں مجلس رہی ہے اس نے دوسری شادی کر لی اپنے خاوند میں مصروف ہو گئی ہے مجھے کبھی بھی یاد نہیں کرتی۔ میں نے اس سے اس کی والدہ کا پتہ پوچھا اور صبح کو اس پتہ پر جا کر اس کی والدہ کو پردے کے پیچھے بلایا اور اس سے اس کے لڑکے کو پوچھا اور یہ خواب سنایا۔

اس عورت نے کہا بے شک وہ میرا لڑکا تھا میرے جگر کا ٹکڑا تھا میری گود اس کا بستر تھا اس کے بعد اس عورت نے مجھے ایک ہزار درہم دیئے کہ میرے لڑکے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اس کو صدقہ کر دینا اور میں آئندہ ہمیشہ اس کو دعا اور صدقہ سے یاد رکھوں گی، کبھی نہ بھولوں گی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے پھر خواب میں اس مجلس کو اسی طرح دیکھا اور اس نوجوان کو بھی بڑی اچھی پوشاک میں بہت خوش دیکھا وہ میری طرف کو دوڑا ہوا آیا کہ صالح حق تعالیٰ شانہ، تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تمہارا ہدیہ میرے پاس پہنچ گیا (روض)

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہٗ اور خوفِ آخرت

[illegible]

حضرت ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ

جس ذات نے زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب نہیں پی اور نہ بت پرستی کی۔

جو ایام جاہلیت میں با اقبال، دیانت دار، عادل، غریب پرور، مہمان نواز اور مرجع خلائق تھا۔

جس نے اس وقت اسلام قبول کیا جب کہ ساری دنیا مخالف تھی اور قبول اسلام کے سلسلہ میں ساری اذیتوں اور تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

جس نے غزوہ تبوک میں اپنی ساری دولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر لا کے ڈال دی تھی۔

جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی امامت کی۔ جس ذات نے شعب ابی طالب، غار ثور اور دوسرے نازک مقامات میں حق رفاقت ادا کیا تھا۔

جس ذات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"میں ان کے احسانات کا بدلہ دنیا میں نہیں چکا سکا قیامت میں ادا کروں گا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو۔"

جس ذات کی کھڑکی آپ نے کھلی رہنے دی اور بقیہ تمام صحابہؓ کی کھڑکیوں کو بند کرا دیا جو مسجد نبویؐ میں داخل ہونے کے لئے بنی تھیں۔

جس ذات نے واقعہ معراج کی بلا ردوکد کے تصدیق کی پیغمبر اعظم کی زبان سے جسے صدیق کا لقب عطا ہوا۔

جس ذات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

"اگر تمام اہل زمین کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں ابوبکرؓ کا تو بلاشک حضرت ابوبکرؓ کا پلڑا وزنی ہو گا۔"

اور جس ذات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی اور خلافت کی پہلی عزت ملی۔

اور جس کی ذات افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ہے۔ وخیرٌ من ذالک۔ اس کا عالم تھا کہ قیامت کے خوف اور یقین آخرت کے تصور سے پتلیوں کا رنگ روتے روتے بدل گیا تھا۔ اور چہرے پر آنسو بہنے کی جگہ پر دو نیلگوں خط سے پڑ گئے تھے۔

ابھی بیماری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا۔

"مجھ کو ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک برتن، ایک چادر اور ایک لونڈی جو بیت المال سے مجھے دی گئی تھی اس کو بیت المال میں واپس کر دینا۔"

جب حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجیں تو انہوں نے کہا۔

"اے ابوبکر! اللہ کی رحمت آپ پر ہو، آپ نے اپنے جانشین کے لئے بہت مشکل نمونہ چھوڑا ہے"

قریب وفات فرمایا کہ۔

"عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے زمانہ اور بیت المال سے مجھے وظیفہ دلایا یہاں تک کہ چھ ہزار درہم بیت المال کے اب تک میرے ذمہ صرف ہو چکے۔ اچھا میرا فلاں باغ بیچ کر یہ رقم بیت المال میں داخل کر دینا"

اپنے کفن کے لئے وصیت فرمائی کہ

"بیٹی عائشہ! یہی لباس جو پہنے ہوں میرا کفن ہو گا۔ ایک جگہ اس میں زعفران کا رنگ ہے۔ اسے دھو ڈالنا۔"

حضرت عائشہؓ نے کہا "ابا جان! یہ تو پرانا ہے"

آپ نے جواب دیا۔

میرے لئے یہی پھٹا پرانا کافی ہے۔ دنیا سے بالکل پاک دامن گئے اور اپنے عہد خلافت میں کسی قرابت دار کو کوئی عہدہ نہیں دیا۔" ایک روز ایک پرندہ کو درخت

باقی ص ۳۰ پر

اِنسان کا مقصدِ حیات

محمد اسحاق شیخ ــــــــ اسلام آباد

فرمان خداوندی ہے کہ "ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا"۔

پھر ارشاد ہوا۔ ترجمہ: اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

انسان کا مقصد حیات اللہ کی اطاعت اور بندگی ہے اطاعت کی اصطلاح اسلام میں وسیع معنی رکھتی ہے اس سے مراد ہر اس حکم کی فرمانبرداری اور تعمیل و بجا آوری ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ (پ ۴ ع ۲)

سورۂ کائنات کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ان کو جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ پہچانے جاسکو۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فوقیت ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر نہ کالا گورے سے افضل اور نہ گورا کالے سے یہاں بزرگی اور فضیلت کا اگر کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔"

فرمان خداوندی ہے۔ پھر ہم نے آپ کو دین کے راستے پر رکھا ہے تو آپ اسی پر چلیے اور دوسرے عقلوں کی خواہشات پر نہ چلیے

اللہ تعالیٰ نے انسان کے سامنے دو راستے رکھ دیئے ہیں ایک صراط مستقیم یعنی راہ کا اور دوسرا گمراہی کا ایک پر چلنے کا حکم دیا اور دوسرے سے بچنے کا حکم دیا ہے میرا مقصد حیات صرف اتنا سا ہے۔ خود برائی سے بچوں اور دوسرے انسانوں کو بُرے کاموں سے روکوں میں نے اس مقصد کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر رکھا ہے اور جو سکون اور اطمینان اس راہ میں ہے شاید جاہ وحشمت اور مال وزر میں نہ ہو مال و دولت جاہ و حشمت اولاد سب انسان کے لئے فتنے ہیں وہ انسان جو ان تمام فتنوں کی موجودگی میں صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر رہا ہو یقیناً وہ متقی اور پرہیزگار ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں فرمان خداوندی ہے۔ "بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے" حضور اکرمؐ کی بعثت سے قبل بھی جتنے انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے ان کو بھی انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے بھیجا گیا تھا۔ نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو ہدایت کرو۔ فرمان خداوندی ہے (ترجمہ) اپنی قوم کو ہدایت کرو انہوں نے کہا کہ اے قوم میں تم کو کھلے طور پر ہدایت کرتا ہوں کہ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہا مانو"۔

جب انسان اللہ کی عبادت کرے اور صرف اسی کی اطاعت کرے تو اس کے لئے خوشخبری ہے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

پس ظاہر ہوا کہ انسان کی اپنی کوئی رائے نہیں ہے وہ صرف اطاعت اور حکم کا بندہ ہے بندے پر لازم ہے کہ اپنے خالق کا حکم مانے اس کی عبادت کرے اور اس کی ذات وصفات اور عبادات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے فرمان خداوندی ہے (ترجمہ) اے لوگو تم تک پہنچ چکی ہے تمہارے پاس ایک سند تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہم نے تم پر واضح روشنی اُتاری۔

دین اسلام انسان کی زندگی کے تمام شعبوں کے لئے غیر فانی دستور العمل اور مکمل ضابطہ حیات اور خدا کی رضامندی کی ایک زبردست دستاویز ہے جس پر انسان عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت دونوں مقامات پر کامیابی سے ہم کنار ہو گا۔ پس انسان کا مقصد حیات صرف اتنا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے مال و زر جاہ و حشمت سے محبت کرنے کے بجائے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے جب انسان اپنے سابقہ گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خوشخبری سناتے ہیں فرمان خداوندی ہے (ترجمہ) اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے لگاتار بارش برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں بہا دے گا تم کو کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ کا انسان پر یہ حق ہے کہ انسان صرف اس کی اطاعت اور بندگی کرے اور پھر انسان کا یہ حق اللہ پر ہے کہ وہ اپنی رحمت سے انسان کو معاف کر دے اور بخش دے۔

انسان کی تخلیق کا مقصد آپس میں باہمی محبت اور حسن سلوک کو فروغ دینا ہے۔ اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ خود بُرے کاموں سے رکے اور اچھے کام کرنے کی ترغیب دے معاشرہ میں بگاڑ کی وجہ تنگ نظر اور تعصب ہوتا ہے دین اسلام رواداری اور بھائی چارہ کی تلقین کرتا ہے اللہ ہمیں اپنے آپس کے معاملات میں رواداری اور بردباری اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیئے اپنے مرکز کی طرف لوٹ جائیں اپنا مقصد حیات تلاش کریں اور پھر ایک ضابطے کے تحت اپنی زندگی بسر کریں (آمین)

●●

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

خلافت عباسیہ کے قیام کے ساتھ ہی خاندان بنی امیہ کے خلاف وسیع پیمانہ پر دار و گیر اور قتل و خونریزی کی مہم شروع ہو گئی عباسیوں نے جوش انتقام میں بنو امیہ کی قبروں تک کو اکھیڑ پھینکا اور خلفائے بنو امیہ کی ہڈیوں تک کو قبروں سے نکال باہر پھینک دیا ظلم و تشدد کا یہ دور انتہائی بھیانک اور ہولناک تھا خاندان بنو امیہ کے اثر و نفوذ کو ختم کرنے کے لئے تمام حربے استعمال کئے جا رہے تھے ملک سے ان کا اثر مٹانے کی کوششیں بڑی بے دردی اور سفاکی سے عمل میں لائی جا رہی تھیں کہ اسی اثنا میں عبداللہ ابن علی خلیفہ سفاح کا چچا شام کا حاکم مقرر ہو کر دمشق پہنچا امیر مذکور نے دمشق پہنچ کر پہلے تو خلافت کے لئے دعویداروں کی پوری صفائی کی اس کے بعد ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا جس میں جاہ و جلال کا اظہار انتہا کو پہنچا دیا گیا چار جنگی صفیں ایوان دربار میں قائم تھیں جو مختلف مہیب ہتھیاروں سے مسلح تھیں ان صفوں کے بیچ میں تخت امارت نصب تھا جب امیر نے دربار میں اکر جلوس کیا تو شام کے مقتدر امام اوزاعی کو طلب کیا گیا امام ممدوح جس وقت دارالامارت کے دروازے پر پہنچے تو گھوڑے پر سے اتار لئے گئے اور دو آدمی بازو پکڑ کر انہیں تخت کے قریب لے گئے تاکہ امیر ان سے خود ہمکلام ہو سکے امیر نے ان کو دیکھ کر ان سے دریافت کیا۔

تمہارا نام عبدالرحمن ہے؟

امام اوزاعی نے جواب دیا۔ "جی ہاں! خدا امیر کو صلاحیت دے"!

امیر۔ بنی امیہ کی خونریزی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔

امام۔ تمہارے اور ان کے مابین چونکہ عہد تھا اس لئے تمہیں لازم تھا کہ عہد و پیمان کی رعایت کرتے اور عہد شکنی نہ کرتے۔

امیر۔ درگزر کر یہ ہم جانیں اور وہ جانیں ہم میں باہم کوئی عہد نہ تھا۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ امیر کے تیور بدلے ہوئے دیکھ کر میرے قلب پر بے بسی کی سی حالت طاری ہو گئی اور جان کا خوف معلوم ہونے لگا اسی وقت مجھے خیال آیا کہ ایک دن اس سے بھی بڑے حاکم کے حضور میں داخل ہونا ہے اس خیال کے آتے ہی میرے دل کا اضطراب دور ہو گیا۔ اور میرے قلب میں قوت سی پیدا ہو گئی اور میں نے صاف صاف امیر سے کہا۔

"بیشک ان کا خون تم پر حرام تھا"!

اس زوردار فقرے کو سن کر امیر طیش اور غصہ کی وجہ سے کانپنے لگا۔ جوشش خون سے آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رگیں ابھر آئیں۔ اسی غضب کی حالت میں کہنے لگے۔

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (تم پر خدا رحم کرے) یہ تم نے کس طرح کہا؟

امام: اس طرح کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد مسلمان کا قتل روا نہیں جب تک کہ ان تین حالتوں میں سے ایک حالت پیش نہ آئے۔ یا تو وہ اس حال میں زنا کرے کہ اس کی شادی ہو چکی ہو یا قاتل ہو یا پھر مرتد ہو جائے۔

امیر: کیونکہ ہماری حکومت دینی نہیں (گویا) اس کا مطلب یہ تھا کہ چونکہ ہماری خلافت از روئے دین ثابت ہے لہذا اس کا مخالف تارک دین ہوا۔

امام: تمہاری حکومت دینی کیونکر ہو سکتی ہے؟ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کے لئے وصیت نہیں فرمائی۔ اگر حضرت علیؓ کے لئے وصیت ثابت ہوتی تو دونوں حاکم حکم نہ دیتے۔

امیر کے پاس چونکہ اس کا جواب کچھ نہ تھا اس لئے خاموش تو ہو گیا مگر شدت اشتعال کے سبب سے سراپا غضب معلوم ہوتا تھا امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ امیر کی خاموشی نے مجھے یقین دلایا کہ کوئی دم میں میرا سر قدموں پر ہو گا تھوڑے عرصہ کے بعد خلاف توقع امیر نے ہاتھ کے اشارے سے حکم دیا کہ امام کو دربار سے نکال دیا جائے چنانچہ میں یہ اشارہ پاتے ہی دربار سے باہر نکل آیا دارالامارت سے ابھی چند قدم ہی گیا تھا کہ ایک سوار آتا نظر آیا سوار کو دیکھ کر جان کا خوف پہلے سے بھی زیادہ طاری ہو گیا اور وقت اخیر سمجھ کر نماز شروع کر دی جب سلام پھیرا تو سوار نے سلام کیا اور اشرفیوں کی ایک تھیلی امیر کی طرف سے پیش کی میں نے یہ اشرفیوں کی تھیلی قبول کر لی اور گھر پہنچنے سے پہلے ہی یہ اشرفیاں راستہ میں مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

●●

جماعتی احباب کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے فون نمبرات تبدیل ہو گئے ہیں۔ جدید نمبرات فون یہ ہیں۔

دفتر جدید فون نمبر ۴۰۹۷۸ — ۴۳۳۳۸

دفتر قدیم رہائش گاہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، فون نمبر ۷۳۳۴۱، احباب نوٹ فرما لیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

باتیں ان کی یاد رہیں گی

مولانا منظور احمد شاہ آسی ــــــ مانسہرہ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحبؒ کو خداوند قدوس نے تمام اعلیٰ خوبیوں سے نوازا تھا شاہ صاحبؒ ادیب تھے خطیب تھے شاعر تھے، حاضر جوابی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے شجاعت و دلیری میں بھی اپنی مثال آپ تھے شاہ صاحب دیوان متنبی کے اس شعر کا مصداق تھے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ فَمَا اَتَیْنَ بِمِثْلِہٖ
فَلَقَدْ اَتٰی فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَآئِہٖ

زمانہ گزر گیا میرے ممدوح جیسا کوئی نہیں آیا جب میرا ممدوح آگیا تو اب زمانہ اس کی مثال لانے سے عاجز ہے اور علامہ اقبال مرحوم نے اس بات کو اس شعر میں بیان کیا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت امیر شریعتؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے میرے جیسا ناکارہ حضرت شاہ صاحب کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہے۔

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ شاہ جی کے دست راست اور رفیق خاص تھے پشاور میں حضرت امیر شریعت احرار کانفرنس میں موجود تھے کہ بخار ہو گیا مولانا ہزارویؒ نے سلاجیت کی گولیاں کھلائیں شاہ جی کو پسینہ آیا اور ٹھیک ہو گئے حضرت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ جی سے پوچھا حضرت یہ جو گولیاں آپ کو کھلائی گئی ہیں کیا تھیں شاہ جی نے فرمایا مجھے علم نہیں کیا تھا مولانا نے فرمایا یہ خایہ ابلیس کی گولیاں تھیں چونکہ فارسی میں سلاجیت کو خایہ ابلیس کہتے ہیں اس لئے امیر شریعتؒ نے فرمایا اچھا مولانا کوئی بات نہیں اس کا آپ کو جواب دوں گا۔ مولانا کسی کام سے ادھر اُدھر ہوئے تو شاہ جی نے کاغذ پنسل لی اور یہ چار مصرعے لکھے ہی تھے کہ مولانا کی نظر پڑ گئی دوڑ کر آئے کاغذ چھین لیا جب دیکھا تو یہ اشعار درج تھے۔

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حاذق
جو کہ بیماروں سے کم فیس لیا کرتے ہیں
اب یہ معلوم ہوا کہ بیماروں میں حضور
گولیٔ خایۂ ابلیس دیا کرتے ہیں

ہزارہ میں بھی امیر شریعتؒ نے ایک نظم تحریر فرمائی جو اس وقت نہایت مشہور ہوئی چونکہ ''انہوں نے'' غداری کر کے مجاہدین بالاکوٹ کو شہید کرایا شاہ جی ایک انقلابی شخصیت تھے اس بات کا انہیں دکھ تھا جو اس نظم سے عیاں ہے ملاحظہ ہو۔

عجیب سرزمیں ہے زمین ہزارہ
یہ مٹی نہیں بلکہ ہے سنگ خارہ
سیاہ مدتوں سے ہے تاریخ اس کی
سکھوں سے ملی سید احمدؒ کو مارا
خمیر اس کی فطرت کا مسلم کشی ہے
کبھی معر پیام کبھی تحریک مارا
اسے وعظ سننے کا ہے شوق بے حد
نتیجہ نہیں کچھ بھی الا فرارا
ستاروں کی آپس میں یہ گفتگو تھی
مقدر نہیں اس کے الا تبارا
یہی ورد کرتا ہے ہر دم غور تی
علی گل نے مارا علی گل نے مارا
میں قربان تیرے زمین ہزارہ
کہ جب تو نے مارا تو سید ہی مارا
ہری پور میں کہتا ہے عبد السلام
مجھے تو فقط قاضی اکرم نے مارا
فرنگی بچوں کی اسی نے مدد کی
رہا چھنتا ہی بخاری بے چارہ

اکوڑہ خٹک میں جلسہ تھا رات شاہ جی نے گزاری صبح کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی تو بابا ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا مولانا باہر کوئی اوٹ وغیرہ ہے جہاں بیٹھ کر انسان فارغ ہو سکے تو حضرت بابا جی نے عرض کی حضرت میں بھی باہر گیا اور چادر اوڑھ کر فارغ ہو کر آیا ہوں آپ بھی ایسا ہی کریں تو شاہ جیؒ نے فرمایا کہ آپ نے میرے ساتھ چنگاوڑ والا معاملہ کیا ایک دفعہ دن کو چنگاوڑ کے پاس مہمان آیا اور کہا کریں کہاں بیٹھوں چنگادڑ چونکہ دن کو درختوں کے ساتھ اُلٹی لٹکی رہتی ہے اس نے کہا جیسے میں لٹکی ہوئی ہوں تم بھی لٹک جاؤ اس پر شاہ جیؒ نے مندرجہ ذیل نظم لکھی جو ہدیہ قارئین ہے۔

ہری پور ہزارہ کے جلسے کے بعد
یہ آرڈر ملا جیشِ احرار کو
کہ جانا ہے تم کو اکوڑہ خٹک
یہ فرمان سنتے ہی سب سرخوش
بانداز خاص و بجوش و خروش
روانہ ہوئے سوئے رود اٹک
ہوئی شام اور سرخپوش آ گئے
اٹک میں بہ رنگ شفق چھا گئے
دیئے سب نے بکس اور بستر پٹک
کسی کو جو فطرت کا تقاضا ہوا
مؤدب وہ اس طرح گویا ہوا
کروں اپنی پوری کہاں جا کے ٹک
یہ فرمایا اٹھ کر کے اک خان نے
اسا ایک محترم اور ذیشان نے
بشان خصوصی قوم خٹک
تو تم نے سنا ہے وہ شب پرکا بات

جو اس نے کہا اپنے "زمانے"
دکھا کر کے اپنی فلک اور تک
یہاں ٹی ٹی کا حاجت نہیں
جہاں ہم فلک ہے زمیں تک

حضرت امیر شریعتؒ کا ایمان افروز واقعہ

رانا محمد انور سرکولیشن منیجر ختم نبوت

لاہور کے قریب رائے ونڈ میں ہر سال تبلیغی اجتماع ہوتا ہے۔ پوری دنیا سے لوگ اس میں شرکت کے لئے جان و مال اور وقت کی قربانی دے کر اس میں شرکت کرتے ہیں میرے اندازے میں تقریباً پچیس تیس لاکھ کا مجمع تھا چوتھے روز دعا سے فارغ ہو کر میں لاہور روانہ ہو گیا کیونکہ لاہور میں میرے کافی عزیز ہیں سوچا کہ جب اتنی دور سے آیا ہوں تو ان سے بھی ملتا چلوں۔ ایک دن میں لاہور میں اپنے عزیز کے ہاں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے ایک دوست بھی ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے میرے عزیز نے اپنے دوست سے میرا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ شاہ جی یہ میرے عزیز ہیں اور کراچی میں رہتے ہیں یہاں رائے ونڈ میں سالانہ تبلیغی اجتماع ہوتا ہے اس میں شرکت کے لئے آئے ہیں تو شاہ صاحب جن کا نام سید انتخاب احمد شاہ ہے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ خالصتاً اسی کام کیلئے آئے تھے تو وہ بہت خوش ہوئے۔ میں نے ان سے کہا کہ شاہ جی میں تو کراچی سے ہی آیا ہوں جو کہ پاکستان کا ہی ایک شہر ہے اس اجتماع میں تو لوگ دنیا کے آخری کونے سے اپنے جان و مال اور وقت کی قربانی دے کر ہر سال شریک ہوتے ہیں شاہ صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کراچی میں کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ دفتر ختم نبوت میں ایک خادم کی حیثیت سے کام کرتا ہوں اس پر شاہ صاحب چونک اٹھے۔ تو شاہ صاحب نے کہا کہ اس مسئلے میں جتنی قربانی شاہ صاحب نے دی ہے اس کا بیان کرنا مشکل ہے میں چونکا اور انتخاب شاہ صاحب سے پوچھا آپ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ جانتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں میں نے شاہ صاحب سے کہا ان کا کوئی واقعہ اگر آپ کے ذہن میں ہو تو بتائیں انہوں نے کہا ایک مرتبہ شاہ صاحب ریاست پٹیالہ میں تقریر کرنے آئے اس وقت میری عمر تقریباً ۱۸ برس تھی میں شاہ جی کی تقریر بڑے شوق سے سنتا تھا مجھے اگر معلوم ہوتا کہ شاہ صاحب کی تقریر فلاں جگہ ہے تو میں وہاں ضرور جانا چاہیے مجھے پیدل ہی کیوں نہ جانا پڑے میں نے شاہ صاحب کے جلسے میں شرکت کے لئے بیس بیس میل پیدل سفر کیا ہے۔ ریاست پٹیالہ میں تقریر شروع ہوئی۔ جلسے میں ہندوؤں اور سکھوں کی کثرت تھی۔ مجمع میں ایک سردار بل بیر سنگھ ایس پی سپرنٹنڈنٹ جو کہ باوردی تھے وہ بھی شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے انہوں نے سوچا کہ چلیں ہم بھی دیکھتے ہیں کہ شاہ صاحب کون ہیں ایسے ہی لوگ شاہ صاحب شاہ صاحب کہتے ہیں آج بھرے مجمع میں ایسا سوال کروں گا کہ لوگ شاہ صاحب کہنا بھول جائیں سو اس نے ویسا ہی کیا۔ اور اسٹیج پر چڑھ کر شاہ صاحب سے سوال کیا شاہ جی میں نے سنا ہے کہ آپ سید ہیں تو شاہ صاحب نے فرمایا نہیں بھائی میں تو سیدوں کی جوتیاں سیدھی کرنے والا ہوں۔ اتنے میں ایس پی سپرنٹنڈنٹ سردار بل بیر سنگھ نے کہا کہ شاہ جی میں نے سنا ہے کہ جو سید ہو اسے آگ نہیں جلاتی تو مجمع میں شور برپا ہو گیا۔ قاضی احسان احمد صاحب بھی شاہ صاحب کے ہمراہ تھے انہوں نے سردار بل بیر سنگھ سے کہا کہ مجمع میں کرامت دکھلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا احسان احمد صاحب سے کہا کہ مولانا صاحب آپ خاموش رہیں اگر یہ سوال کوئی مسلمان کرتا تو بات اور تھی یہ ایک غیر مسلم نے سوال کیا ہے اور کیا بھی مجھ سے ہے۔ اس کا جواب بھی میں ہی دوں گا چنانچہ شاہ صاحب نے سردار بل بیر سنگھ سپرنٹنڈنٹ کے آگے اپنے دونوں ہاتھ کر دیے اس نے اپنے ایک محافظ سے کہا کہ آگ لے کر آ تو وہ آگ لے کر آیا اس نے آگ کے دہکتے ہوئے انگارے شاہ صاحب کے ہاتھ پہ رکھ دیئے شاہ صاحب انگارے دونوں ہاتھوں میں لئے کھڑے رہے۔ سارا مجمع حیران رہ گیا۔ اور اس وقت تک ہاتھ نہیں جھاڑے جب تک سردار بل بیر سنگھ نے نہیں کہا تقریباً پانچ منٹ بعد سردار بل بیر سنگھ نے کہا کہ اب انگارے پھینک دیں اور مجھے اپنے ہاتھ دکھائیں شاہ صاحب نے دونوں ہاتھ سردار بل بیر سنگھ کے سامنے کر دیے وہ فوراً ہاتھوں کو چوم کر شاہ صاحب کے گلے لگ گیا اور کہا کہ شاہ جی میرے سینے میں بھی آگ لگی ہوئی ہے۔ خدا کے لئے اسے بھی ٹھنڈا کر دیں۔ اور مجھے کلمہ پڑھا دیں شاہ صاحب نے اسی وقت اسکو کلمہ پڑھایا اور وہ سردار بل بیر سنگھ سپرنٹنڈنٹ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جن سے فرشتے مُلاقات کرنے آتے تھے

محمد اقبال : حیدر آباد

حضرت عمرانؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے اونچے صحابی ہیں جن کے ساتھ فرشتے آکر سامنے ملاقات کیا کرتے تھے مدینہ منورہ میں حضرت عمرانؓ کے ساتھ فرشتے آکر ملاقات کرتے تھے اور دوسرے لوگ بھی آکر پھر دیکھا کرتے تھے

حضرت عمرانؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک وفد آیا ایک بات پوچھنے کے لئے۔ کہ اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب یہ ساری کائنات نہ تھی تو اللہ کہاں تھا؟ یہ سوال بطور حجت تھا تحقیق کرنا مقصود نہ تھی۔ آپ بہت بڑے صاحب فہم و فراست گزرے ہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھو تم گنتی کرو۔ ایک دو تین چار اس نے گنتی شروع کی تو فرمایا گنو ایک سے پہلے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک سے پہلے تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا پھر اللہ سے پہلے کیا ہو سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ جواب دے رہے تھے حضرت عمرانؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے میرے ایک دوست نے آکر بتایا کہ تیری اونٹنی کہیں گم ہو گئی ہے تو میں اس فکر میں اٹھ کر چلا گیا وہ اونٹنی ملی یا نہ ملی وہ تو ایک الگ مسئلہ ہے فرمایا جتنی دیر میں امام الانبیاءؐ کی اس دینی مجلس سے غیر حاضر رہا عمر بھر مجھے افسوس رہا کہ وہ اونٹنی گم ہو جاتی۔ تباہ ہو جاتی برباد ہو جاتی لیکن وہ محفل مبارک جس میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ایک آیت کو حل فرما رہے تھے۔ میں اس سے نہ اٹھتا تو یہ اچھی بات ہوتی۔

حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ قریش حصین کے پاس آئے اور قریش حصین کی بڑی عظمت کرتے تھے حصین سے کہنے لگے کہ آپ میری طرف سے اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہتے بیٹھے وہ تو ہمارے معبودوں کو برا بتاتا ہے یہ قریش اور حصین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حصین نے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو ہم کو آپؐ کی طرف سے پہنچ رہی ہیں آپ ہمارے خداؤں کا برائی کے ساتھ تذکرہ کرتے رہتے ہیں آپؐ نے حصین سے پوچھا کتنے معبودوں کی تم پرستش کرتے ہو حصین نے کہا سات کی تو روئے زمین پر ایک معبود کی جو آسمان میں ہے آپؐ نے فرمایا اچھا جب تم پر مصیبت آئے تو کس خدا کو پکارتے ہو حصین نے کہا آسمان والے کو۔ آپؐ نے پوچھا اچھا جب مال پر تباہی آ جائے تب کس کو پکارتے ہو حصین نے کہا آسمان والے کو۔ آپؐ نے فرمایا وہ اللہ تو تنہا تمہاری فریاد رسی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ شرک کرتے ہو کیا تم نے اس کو شرک کے موقعوں پر راضی سمجھ رکھا ہے۔ (جب بحالت امن میں اس کو یاد نہیں کرتے ہو یا تم ڈرتے ہو کہ تم لوگوں کو پوری گرفت میں نہ لے (جب ہی مصائب میں اُسے پکارتے ہو) حصینؓ نے کہا کہ دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں حضرت حصینؓ کا بیان ہے آگاہ مجھے پتہ چلا کہ اس جلیسی گرامی ہستی سے گفتگو کا سابقہ نہ ہوا تھا آپؐ نے فرمایا حصین اسلام لے آ محفوظ رہے گا حصین نے کہا کہ میرے قوم اور بھی بھائی ہیں میں اور کیا کہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ اے اللہ میں تجھ ہی سے ہدایت کا طالب ہوں تو میرے امر کی اصلاح فرما اور مجھ میں ایسے علم کی فراوانی کر دے جو میرے لئے نافع ہو حضرت حصینؓ نے یہ دعا مانگی اور اسی مجلس میں اُٹھنے سے قبل ہی مسلمان ہو گئے یہ دیکھتے ہی حضرت عمرانؓ اپنے باپ حصینؓ کی طرف لپکے اور اپنے باپ کے سر اور ہاتھوں پیروں کا بوسہ لیا جب حضورؐ نے یہ منظر دیکھا آنکھ میں آنسو آ گئے اور فرمانے لگے مجھے عمرانؓ کے اس فعل پر رونا آ گیا کہ حصین جب آئے تو کافر تھے اسی لئے عمران اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور باپ کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور جیسے ہی مسلمان ہوئے فوراً باپ کے حق کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے یہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ جب حصینؓ نے آپ کی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ کیا آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اُٹھو اور ان کو ان کے مکان تک پہنچا آنا جو لوگ مرزائیوں کو دوست رکھتے ہیں، شادی، موت، غمی و خوشی میں شریک ہوتے ہیں حضرت عمرانؓ کا واقعہ ان کے لئے مشعل راہ ہے۔

••

جبری زہد!

جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو ہاتھ پاؤں دانت آنکھ سب اعضاء جوارح میں فرق پڑ جاتا ہے لوگ اس دوران پریشان ہوتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بوڑھے کو جبری طور پر زاہد بناتے ہیں بڑھاپے میں بھی لوگ دنیا چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ چھڑوا دیتے ہیں کان لغویات سننے سے بچ جاتے ہیں، آنکھیں بدنظری سے بچ جاتی ہیں اسی طرح دیگر اعضاء کا حال ہوتا ہے بوڑھے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں جبری طور زہد عطا ہوتا ہے یہ اس کے لئے شکر کی بات ہے۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)

فتنۂ قادیانیت کے خلاف جہاد
ختم نبوت
رابطہ • فون
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کفارے کا مسئلہ

ظفر منصور ـــــ کراچی

س: میں نے دو مختلف مواقع پر شدید غصے اور اشتعال میں آکر قسم کھائی ہے کہ میں یہ (یعنی اپنے گھر میں قربانی کے جانور کا گوشت) اگر کھاؤں تو حرام کھاؤں گا مگر بعد میں بعد اصرار میں نے گوشت کھایا۔ اسی طرح تقریباً ۲ ماہ پہلے ایک دن میں نے غصے میں بیوی کو کہا کہ آج گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے مگر پھر بعد میں تناول کرلیا۔ اب ان دونوں قسموں کا کفارہ کیونکر ادا ہوگا نیز دونوں قسموں کا علیحدہ کفارہ ادا کرنا ہوگا یا ایک ہی کفارہ؟

جواب: دونوں قسموں کا الگ الگ کفارہ ادا کیجئے۔ قسم کا کفارہ دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے اگر ہر محتاج کو صدقہ کی مقدار غلہ یا اسکی قیمت دے دی جائے تب بھی درست ہے۔

س ۲: زکوٰۃ میں نصاب کی رو سے ۷½ تولے سونے سے زکوٰۃ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اب فرض کریں میرے پاس ۸½ تولے سونا ہے تو کیا صرف ایک تولے پر زکوٰۃ دینی ہوگی یا پورے ۸½ تولے سونے پر؟

ج: پورے ساڑھے آٹھ تولے پر۔

س ۳: صدقہ کی تعریف بتائیں اور کس طرح اور کس کو دیا جائے؟

ج: صدقہ۔ راہ خدا میں خیرات کرنے کو کہتے ہیں۔ محتاجوں۔ مسکینوں کو دیا جائے، مدارس عربیہ میں دیا جائے ختم نبوت کے فنڈ میں دیا جائے کسی مسجد کی تعمیر میں دیا جائے۔ یہ سب صدقہ ہے!

س ۴: نقد رقم پر زکوٰۃ ایک سال کے بعد واجب ہوگی یا فرض کریں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے ۲ یا ۳ ماہ پہلے رقم آجائے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

ج: اگر پہلے سے قابل زکوٰۃ نصاب موجود ہے تو جب اس نصاب پر سال پورا ہوگا اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہوجائے گی۔

اسماء حسنیٰ

منظور احمد ـــــ فورٹ عباس

س: اسماء الحسنیٰ (جن سے مراد اللہ کے وہ صفاتی نام ہیں) جو حدیث میں یکجا مرتب صورت میں ملتے ہیں کیا سارے کے سارے قرآن حکیم میں موجود ہیں؟ یا ان اسماء سے اللہ کی جن صفات کی نشاندہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں بیان فرمائی ہیں۔ نیز اس بات سے بھی آگاہ فرما دیا جائے کہ اسماء الحسنیٰ کے متعلق جو حدیث مشکوٰۃ شریف میں ملتی ہے وہ صحت کے اعتبار سے کس درجہ میں ہے۔ حسن ہے یا ضعیف ہے۔

ج: اسماء حسنیٰ ۹۹ ہیں۔ یہ حدیث تو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی ہے لیکن آگے جو (۹۹) اسمائے حسنیٰ کی فہرست شمار کی ہے۔ یہ حدیث ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان میں ہے اس میں محدثین کو کچھ کلام بھی ہے نیز ان اسماء کی ترتیب و تعیین میں بھی کچھ معمولی سا اختلاف ہے۔ امام نووی نے "اذکار" میں اس کو "حسن" کہا ہے۔ ان اسماء حسنیٰ میں سے بعض تو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ بعض کے مصدر مذکور ہیں اور بعض مذکور نہیں ہیں نیز ان ننانوے اسمائے مبارکہ کے علاوہ بھی بعض اسماء مبارکہ قرآن کریم میں مذکورہ ہیں۔

وراثت کا مسئلہ

ایک صاحب ـــــ کراچی

س۔ کچھ عرصہ پہلے میری امی مرحومہ کی پھوپھی صاحبہ کا انتقال ہوگیا مرحومہ بے اولاد تھی اور انہوں نے کافی جائداد اپنے پیچھے چھوڑی ہے۔ ان کے وارثوں میں ان کے بھتیجے اور بھتیجیاں ہیں۔ یہ وارث تین بھائیوں کی اولادیں ہیں ان تینوں بھائیوں کا بھی انتقال ہوچکا ہے۔ پہلے بھائی کی اولاد میں ۲ لڑکے اور ۳ لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکی (یعنی میری امی) کا انتقال ہوچکا دوسرے بھائی کی اولاد میں ۴ لڑکے ہیں تیسرے بھائی کی اولاد میں ۲ لڑکیاں اور ۳ لڑکے ہیں جن میں سے ایک لڑکے کا انتقال ہوچکا ہے۔ ان دونوں بھتیجا اور بھتیجی کا انتقال پھوپھی صاحبہ کی زندگی میں ہی ہوگیا تھا۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا وراثت میں اس بھتیجا اور بھتیجی کا بھی حق ہے جن کا انتقال پھوپھی صاحبہ کی زندگی میں ہوچکا ہے۔ کیونکہ وہ دونوں صاحب اولاد تھے اور کیا ان کا حق ان کے بچوں کو ملنا چاہیے یا نہیں۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ سگے نواسہ یا نواسی، پوتا پوتی کے والدین اگر اپنے والدین کے زندگی میں ہی وفات پاچکے ہوں تو انہیں وراثت میں حق نہیں ملتا۔ لیکن جو رشتے کے نواسہ یا نواسی یا پوتا پوتی ہوتے ہیں انہیں ان کا حق ملتا ہے۔

اس کا علاوہ مرحومہ پھوپھی صاحبہ کی ایک سوتیلی بہن بھی تھی یعنی باپ شریک لیکن ان دونوں کا بھی انتقال ہوچکا ہے۔ ان کی اولاد کا وراثت میں حق ہے یا نہیں۔

سوال یہ ہے کہ جائداد میں سے کیا ان بچوں کو بھی حصہ ملے گا جن کے والدین اپنی پھوپھی کی زندگی میں ہی وفات پا چکے تھے۔

ج۔ آپ کی اُمی مرحومہ کی پھوپھی کی جائداد میں آدھا حصہ تو پھوپھی کی سوتیلی بہن کا ہے۔ (اس کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے لڑکیوں اور شوہر کو ملے گا) باقی نصف حصہ پھوپھی کے ان بھتیجوں کا ہے جو پھوپھی کی وفات کے وقت موجود تھے ان سب بھتیجوں کو برابر ملے گا۔ بھتیجیاں کا (جن میں آپ کی والدہ بھی شامل ہیں) کچھ نہیں ملیگا۔ جو بھتیجے پھوپھی سے پہلے انتقال کر گئے ان کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔

بہو کے حقوق

سائل عبدالرحیم خاں

۱۔ قرآن وحدیث میں والدین کے حقوق کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ رسائل کتب۔ اخبارات۔ ریڈیو۔ ٹی وی اور خطیب صاحبان کے جمعہ یا دوسرے مواقع پر خطبات کے ذریعہ پیدائش سے لیکر موت تک سننے میں آتا ہے۔ شاید ہی کوئی مسلمان جو (ان پڑھ یا پڑھا لکھا یا جاہل) جس کو ان کے حقوق کے سلسلہ میں قرآن وحدیث کے کچھ نہ کچھ احکامات یاد ہوں۔ عملی طور پہ والدین سے نیک برتاؤ کا بھی مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے اور والدین کی بہت سی زیادتیوں کو بھی انہی احکامات کی وجہ سے برداشت کر لیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں ایک کردار اور بھی ہے "بہو" کا کردار۔ یہ کردار براہ راست "ساس" سے منسلک ہے جو شوہر کی ماں ہوتی ہے۔ ہم نے آج تک بہو کے حقوق کے بارے میں کسی رسالے، اخبار، کتاب ریڈیو وغیرہ یا کسی خطبہ میں ایک لفظ نہیں سنا ہے۔ ایسا کیوں ہے میرا ذاتی تجربہ ومشاہدہ ہے کہ "ساس بہو کے تنازعہ" تقریباً ہر گھر میں ہوتے ہیں جس کا اکثر وبیشتر انجام علیحدگی پہ منتج ہوتا ہے۔ یہاں بہو والدہ یہ محسوس کرتی ہے اور برملا اظہار بھی کرتی ہے کہ بیٹے نے بیوی کی خاطر ماں کی حق تلفی کی ہے اور مندرجہ بالا احکامات کو دھراتی اور یاد دلاتی ہے۔ بددعائیں دیتی ہے معاشرہ میں اور رشتہ داروں میں اُسے بدنام کرتی ہے۔ اب اگر واقعی بہو کا قصور ہے اور ماں کی حق تلفی ہوئی ہے تو لعنت عذاب اور گناہ ہے لیکن اگر قصور ماں کا ہو تو پھر بیٹا کیا کرے۔ ماں کے ان الزامات اور اقدامات کے خلاف کیا کرے۔ چپ رہے۔ جو کہ ہر آدمی کے لئے ممکن نہیں۔ اگر لوگوں کو حقائق بتاتا ہے تو ماں کی بدنامی ہوتی ہے جبکہ لوگ اُسے مجبور کرتے ہیں کیونکہ ماں کی طرف سے یک طرفہ پروپیگنڈہ جاری رہتا ہے۔ ایسے میں کیا کیا جائے۔ عام آدمی میں اتنی برداشت اور قوت ایمانی نہیں ہوتی۔ وہ کیا جواب دے۔ بہو کے حقوق کا ماں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا جواب دے۔ اپنے آپ کو کس طرح مطمئن کرے جبکہ کوئی حکم تلاش کے باوجود نہیں ملتا۔ کیا بہو انسان نہیں معاشرہ کا فرد نہیں۔ اس کے حقوق نہیں پھر بقول میرے دوست کے کہ "یہ تو بڑی زیادتی کی بات ہے کہ ہمارے مذہب میں اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں اور والدین قرآن وحدیث کا حوالہ دیکر بیٹے اور بہو کو بدنام کرتے ہیں اور ناحق اپنا حق جتاتے ہیں۔ امید ہے تفصیلی جواب دیں گے۔

۲۔ قرآن کی کوئی ایسی اردو تفسیر بتادیں جو آسان بھی ہو اور جس کے بارے میں اختلاف بھی کم ہوں۔

۳۔ حدیث کی کوئی اردو میں ایسی کتاب بتادیں جو متنازعہ نہ ہو اور کم و بیش سب کے لئے قابل قبول ہو۔

۴۔ تاریخ اسلام پہ کوئی اردو میں کتاب بتادیں جو صحیح واقعات پہ مبنی ہو۔

ج:۔ بیویوں کے حقوق قرآن کریم میں اور حدیث شریف میں موجود ہیں۔ ان حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اس کو رہنے کے لئے مکان دیا جائے۔ ایسا مکان جس میں اس کے سوا کسی کا عمل دخل نہ ہو ہمارے معاشرے میں اس

باقی ص۲۱ پر

ہوالشافی
طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
(رجسٹرڈ) کلاس A
حکیم ظہور احمد صدیقی، فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۱۲، ۵ تا ۸، موسم سرما ۹ تا ۲، ۵ تا ۷، جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت نوٹ کروالیں ○ عام طور پر لاعلاج امراض خصوصاً کھلاڑیوں کیلئے مشہور کئے گئے ہیں۔ ماشاءاللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ عورتوں کیلئے لیڈی ڈاکٹر اور بچوں کا انتظام ہے۔ ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ باہر کے مریض جوابی لفافہ ڈال کر فارم "تشخیص مرض" مفت منگا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ احباب کے مشورے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور بھی قائم کر دیا ہے۔ نادر و نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ رجسٹرڈ مین بازار حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

آہ! مولانا نذیر حسین آف پنوعاقل

کاروانِ ختم نبوت کے سپاہی، سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے تحریک احرار کے جان نثار و لبطل حریت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے پروگرام کے پاسدار حضرت مولانا نذیر حسین اندھڑ اس دار فانی سے بروز جمعہ ۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ - ۱۶ جنوری ۱۹۸۷ء کو اپنے آبائی قصبہ ابراہیم اندھڑ تحصیل پنوعاقل میں وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت مرحوم علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد محترم حضرت مولانا نور محمد اندھڑ مرحوم دارالعلوم دیوبند سے فارغ شدہ تھے اور حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کے شاگرد رشید تھے۔ حضرت مولانا نذیر حسین حضرت بخاریؒ کے عزیز ترین ساتھی تھے۔ صوبہ سندھ میں تحریک ختم نبوت کو روشناس کرانے والے اور اس پروگرام کو جلا بخشنے والے حضرت مولانا نذیر حسینؒ تھے سندھ کے اندر بڑی بڑی گدیاں اور بڑے بڑے علماء و فضلاء دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ لیکن رسالت مآب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پروگرام اگر کسی نے سندھ کے اندر بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ روشناس کرایا بلکہ زبان زد عام کرایا وہ کسی ماں کے لال کا کام نہیں تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارک کی سچی تصویر تھے کہ "الفقر فخری" وہ کلاں منشی ۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۸۲ء تک سرکاری مدرسہ میں بطور استاد پڑھاتے رہے ہیں اور نہایت قلیل تنخواہ سے نہایت شاہانہ انداز میں گزر بسر کرتے رہے انہوں نے زندگی بھر ادھار چیز نہیں خریدی۔ اگر ادھار چیز بھی لینا ہوتی تو انہیں ۱۰ ہزار روپے کی بھی مل سکتی تھی لیکن ایسا خوددار اور غیرت مند انسان اس فعل کو اپنے لئے پسند نہیں کرتا تھا۔ انہوں نے ہزاروں شاگرد اور دوست چھوڑے ہیں ہر کسی کے ساتھ ان کا تعلق محض دین اور ختم نبوت کے ناطے سے تھا اور بس وہ بڑے سے بڑے جابر حاکم اور سرکاری اہلکار کے سامنے دین کے معاملے میں ڈٹ جانے والے اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر حق بات کہنے والے تھے ہم نے انہیں صرف اور صرف زندگی بھر ایک ہی بات پر فکر مند دیکھا کہ کب ختمی مرتبت کے شان رسالت و شانِ نبوت کے باغی اور مرتد مرزائی اس صفحہ ہستی سے مٹتے ہیں اور کب غیرت مند افراد اسلامی حکومت کے اقتدار میں آکر ختم نبوت کی پاسداری کرتی ہے اور ارتداد کی سزا کا نفاذ کرتی ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ ان کی زندگی میں ارتداد کی سزا کا نفاذ نہ ہونے پایا اور وہ یہ قلق دل ہی دل میں لے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے جب کہیں کوئی مرزائی کسی مجاہد کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا اور یہ بات حضرت کے کانوں تک پہنچتی تو حضرتؒ دن بھر الحمدللہ کا ورد زبان پر رکھتے اور اس مجاہد کو دعائیں دیتے رہتے حضرت

تحریر: **ماسٹر عبدالرحمٰن**

کے بڑے صاحبزادے مولوی جمال اللہ کھیتی سندھ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ ہیں دوسرے صاحبزادے حافظ سیف اللہ خالد حضرت کے آخیر عمر میں لگائے ہوئے "مدرسہ حسینیہ نور القرآن" کی آبیاری میں مصروف ہیں اور تیسرے صاحبزادے قاری عبدالتواب ٹنڈو آدم میں کسی مدرسے میں مدرس کے فرائض انجام دیتے ہیں اور سب سے چھوٹے صاحبزادے اصغر گھریلو کام کاج کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں حضرتؒ کی زندگی بڑی پہلودار زندگی تھی۔ کہیں بھی سنا کہ فلاں علاقے میں مدعی رسول بنتے ہیں، یا فلاں علاقے میں منکر صحابہؓ کا فتنہ ہے۔ یا فلاں علاقے میں پرویزیت یا اس کے مماثل فتنوں کے ابھرنے کا امکان ہے تو میرے حضرت بلا کسی اسباب کے فی الفور وہاں پہنچتے تنظیم پیدا کرتے جلسہ کا پروگرام بناتے اشتہار چھپاتے مرکز ختم نبوت ملتان کو خط لکھ کر اطلاع کرتے تاآنکہ فتنہ فرو نہ ہو جاتا تو چین کی نیند نہ سوتے پنوعاقل شہر میں تقریباً مسلسل ۳۵ سال میں بے شمار جلسے کروائے جس میں اکابر ختم نبوت مدعو ہوتے۔ حتیٰ کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کو بھی پنوعاقل میں تقریر کرنے کو بلایا ملتان میں جب بھی کوئی آدمی ملتان میں پنوعاقل کا گیا اور امیر شریعت سیدنا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملا تو حضرت بخاریؒ نے سب سے پہلے میرے حضرتؒ کے متعلق پوچھا بعد میں حضرت ہالیجویؒ کو پوچھا میرے حضرت نے کبھی بھی کسی بھی آدمی کے ساتھ دنیوی معاملات میں بحث و تمحیص نہیں کی اگر کوئی بات کی تو ختمی مرتبت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلہ پر بات کی ہمارے علمائے کرام اگر کسی وعظ و تقریر میں کسی اور موضوع پر تقریر فرماتے تو میرے حضرتؒ ان کو ٹوکتے اور کہتے کہ یہ دور ان مسائل پہ بات کرنے کا نہیں بلکہ وقت کا تقاضا اور وقت کی پکار ہے کہ مرزائیت کو موضوع خطاب بنایا جائے اور لکھے پڑھے لوگوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ان کی نجات مسئلہ ختم نبوت کی تائید اور پاسداری میں ہے تقریباً ۸ سال پیشتر میرے حضرتؒ، میرے مربی و مرشد حضرت مولانا عبدالکریم قریشی دامت برکاتہم خدمت میں میرے ساتھ بیر شریف چلے وہاں بھی انہوں نے حضرت کے ساتھ بیشتر وقت اسی موضوع پر گفتگو کرتے گزارا میرا ایمان ہے کہ حضرت کے ساتھ کسی بھی شخص کا کوئی دنیاوی جھگڑا نہ تھا نہ ہوگا اگر ہوگا تو وہ دینی ہوگا اور نہیں۔ حضرت نے اسکول کی ملازمت کے دوران اسکول کے ہر فرد کے سامنے اس پروگرام کو رکھا اور روزانہ صبح کو درس قرآن شریف میں یہی پروگرام یعنی شان ختمی مرتبت ہوتا وقتی طور پر کوئی ہیڈ ماسٹر وجہ میرے حضرتؒ کی اس ادا کو پسند نہ بھی فرماتے تو میرے حضرتؒ اسے ترک کرنے کو تیار نہ ہوتے بلکہ پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ اپنا موضوع جاری و ساری رکھتے تاآنکہ ہیڈ ماسٹر سرنگوں نہ ہو جاتے۔ میرے حضرت میرے پیر و مرشد سیدنا و مولانا حضرت حماد اللہ ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور دو سال پیشتر انہوں نے حضرت مولانا و مرشدنا سیدی و مولائی محترم و مکرم عبدالکریم قریشی دامت برکاتہم

باقی صفحہ ۳۰ پر

افکارِ قارئین ختمِ نبوت

قارئین ذیل کے عنوانات پر صاف تبصرے خوشخط مختصر مضامین لکھیں

مضامین — واقعات — تبصرے

سِکھ مرزائی — بھائی بھائی

قادیانی نصیر اے شیخ کے بیان پر تبصرہ

[illegible]

۱۰ جنوری ۱۹۸۷ء کے روزنامہ جنگ لاہور ص ۸ پر نصیر اے شیخ کا بیان شائع ہوا تھا جس میں اس نے کہا کہ محمود غزنوی، ظہیر الدین بابر اور احمد شاہ ابدالی جیسے لوگ ہمارے ہیرو نہیں تھے بلکہ انہوں نے ہمارے خلاف جارحیت کی تھی اور وہ قاتل تھے نصیر اے شیخ گزشتہ روز فلیٹیز ہوٹل میں پنجابی زبان کے مسئلہ پر پنجابی پرچار کمیٹی کی طرف سے منعقد کئے گئے سیمینار میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان کے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر اس کمیٹی کا یکایک ظاہر ہونا اور ایک قادیانی کا مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرنا اور نازک ترین مسائل پر گفتگو کرنا ملک میں مزید داخلی خرابی کو تقویت دینے کے مترادف ہے یہ کاغذی کمیٹی اور اس کے ذمہ دار لوگوں کا سراغ لگانا از حد ضروری ہے۔ لیکن اس وقت نصیر اے شیخ کا زہر آلود بیان قابل غور ہے۔ نصیر اے شیخ کے خطاب کا خلاصہ یہ ہے۔

۱: پنجابی زبان کو تعلیمی اور سرکاری اداروں میں رائج کرنا مسئلہ سیاسی ہے جو سیاسی انداز سے ہی حل ہوگا۔

۲: مذہب کی بنیاد پر کوئی قوم نہیں بن سکتی کیونکہ قومیں پہلے سے آباد تھیں اور مذہب بعد میں آئے

۳: اگر وفاق کو قائم رکھنا ہے تو صوبوں کو اولیت دینی ہوگی

۴: مجھے رنجیت سنگھ کی حکومت پر فخر ہے کیونکہ وہ دیسی حکمران تھا جبکہ احمد شاہ ابدالی وغیرہ میرے لئے باعث فخر نہیں۔

سیاسی انداز اختیار کرنے کا معنی یہ ہے کہ ہر وہ حربہ اختیار کیا جائے جس سے اپنے مقاصد حاصل کئے جائیں۔ مقاصد کی تکمیل کے لئے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو جائے۔ امن وامان تباہ ہو جائے گویا کہ ملک میں خانہ جنگی کے حالات کی ترغیب دی جا رہی ہے جس میں جدید ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال، گوریلا وار، آگ اور خون میں لوگوں کو دھکیلنا اور قتل وغارت کا بازار گرم کرنا امکانات شامل ہیں۔ ملک میں ہونے والی تخریب کاری خصوصاً کراچی وحیدرآباد کے فسادات کی طرح صوبہ پنجاب میں بھی ترغیب دی جا رہی ہے

وفاق کو قائم رکھنے کے لئے صوبوں کو اولیت دینے مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو چار اکائیوں میں تقسیم کر دیا جائے اور بالآخر پاکستان کا وجود ہی قائم نہ رہے تاکہ ان کا (مرزائیوں) یہ الہامی عقیدہ درست ثابت ہو جائے۔ کہ یہ تقسیم عارضی تقسیم ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ نیز ۱۹۷۳ء آئین اور جمہوری آئین، قادیانی آرڈیننس وغیرہ کا خاتمہ ہو سکے۔

آخر میں سکھوں کی حکومت پر فخر کا اظہار اور رنجیت سنگھ کو ہیرو جبکہ محمود غزنوی، احمد شاہ ابدالی، ظہیر الدین بابر کو قاتل اور جارحیت کا مرتکب قرار دیا حالانکہ رنجیت سنگھ نے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے تھے اور پنجاب میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا یہی سبب تھا کہ سید احمد شہیدؒ اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ نے سکھوں سے جہاد کیا اور بالآخر بعض خوانین غداروں کی بنا پر بالاکوٹ کے معرکہ میں شہید ہوگئے

نصیر اے شیخ کو انگریز کے مظالم اس لئے بھول گئے کہ مرزائیوں کو اس کی سرپرستی حاصل تھی۔ سفید فام انگریز سمندر پار سے تاجروں کے بھیس میں آکر برصغیر پر مسلط ہوا تھا ہے جس کی امداد واعانت کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کے والد نے پچاس گھوڑ سوار معہ ساز وسامان کے دیئے جبکہ برصغیر خاک وخون میں جل رہا تھا اور انگریز سامراج علماء، فضلاء دانشوروں کا قتل عام کر رہا تھا۔ خود مرزا قادیانی نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا جس میں اپنے آپ کو اور اپنے بزرگوں کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔

نصیر اے شیخ کا ناطہ رنجیت سنگھ سے ملا ہوگا جس پر اُسے ناز اور فخر ہے چونکہ اسلام کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ نہیں قادیانی ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں سے بغض وعناد ان کی گھٹی میں سرائیت کئے ہوئے ہے جو یہی جذبات زبان سے ظاہر ہوگئے۔ دسمبر ۱۹۸۶ء کے آخری دنوں میں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ بھارت۔ قادیان میں مرزائیوں نے جلسہ کیا ہے۔ جس میں سکھوں نے شمولیت کی ہے۔ جب کہ اسی بھارت میں سکھوں کی خالصتان تحریک چل رہی ہے اور وہ اپنا ایک الگ صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر خالصتان بنتا ہے تو قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور خالصتان میں شامل ہوگا لہٰذا سکھوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی غرض سے ابھی سے بیان بازی شروع کر دی ہے اور سکھوں کی حمایت میں زمین ہموار کی جا رہی ہے کہ مستقبل میں مرزائی سٹیٹ کی گنجائش پیدا کی جا سکے۔

نیز اس سے کلیۃً ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی اور سکھوں کا گٹھ جوڑ ہو چکا ہے ان حالات میں حکومت پاکستان کو نصیر اے شیخ کے اس بیان کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لینا چاہئے اس کی پشت پر پاکستان توڑنے کا ایک پلان ہو سکتا ہے۔ مرزا طاہر لندن میں پہلے ہی کہہ چکا ہے۔ کہ پاکستان صفحہ ہستی سے نیست ونابود ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ بیان مذکورہ کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری طرف محمود غزنوی۔ احمد شاہ ابدالی

ظہیر الدین بابر کو "قاتل" کہہ کر نصیر احمد شیخ نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ مذکورہ افراد مذہبی اور قومی ہیرو تھے۔ لہٰذا نصیر احمد شیخ کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور عبرتناک سزا دی جائے۔

لو تم بھی سنو! حکمران بھی سنیں!

محمد یوسف آسی نواں جنڈانوالہ

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دنیا کا غلیظ ترین انسان پاک و صاف ہو کر صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھ کر سچا مسلمان ہو جائے تو ایمان کی نورانیت کی برکت سے اس کی تمام غلاظتیں (یعنی گناہ) دور ہو جاتی ہیں اور پھر وہی انسان اگر ضمیر کے سو جانے پر کلمہ طیبہ کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے تو دنیا بھر کی تمام غلاظتیں اس بدبخت کے پتھر دل میں بھر جاتی ہیں مرزائیت کا پر تعفن لاشہ بھی اس مرض کا شدت سے شکار ہے مرزائی ٹولہ ابتدا ہی سے پوری ملت اسلامیہ اور تمام ممالک اسلامیہ کا کھلم کھلا شیطان کی طرح دشمن ہے یہ بدبخت جہاں کہیں بھی موجود ہوں گے شر پسندی غنڈہ گردی قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھیں گے کیونکہ ان کے مشن کا پہلا زینہ مسلم معاشرے کو بگاڑنا اور مسلم ممالک میں انتشار پھیلانا ہے خاص کر ہمارے وطن عزیز میں بھی ان کی عیاری و مکاری سے پورا معاشرہ پریشان ہے اس میں تعجب کی کوئی بھی بات نہیں کیونکہ عقلی دلائل سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ مردہ لاشوں میں ہمیشہ غلاظت و بدبو ہو جایا کرتی ہے۔ اور یہ ناقابل برداشت تعفن پورے ماحول کو خراب کر دیا کرتا ہے۔

علاج: معاشرے میں پھیلی ہوئی اس غلاظت کو کہیں دور کسی گہرے گڑھے میں دبا دینا ہے تاکہ پھر کبھی ایسی جرثومیات نہ ہونے پائیں جو معاشرے کو پُر تعفن بنا کر تندرست معاشرے کی صحت پر بھی بُرا اثر نہ ڈالیں۔

معالجین: ملت اسلامیہ کے علماء حکماء کا درجہ رکھتے ہیں اور حکومت وقت کے افسران بالا لیبارٹری کا درجہ اور چھوٹے آفیسر کمپوڈر کا درجہ جبکہ محکمہ پولیس دوائی کا درجہ رکھتا ہے جبکہ مرزائی مریض اور ان کی غلاظت مرض کا درجہ رکھتے ہیں۔

تشخیص: علمائے حکماء نے (تشریح کر کے) فتویٰ دے کر اپنی حکمت کا ثبوت دے دیا حکومت وقت نے (لیبارٹری) چیک کر کے اصل مرض کی نشاندہی کو تسلیم کر لیا (یعنی آرڈیننس جاری کر دیا) اب افسران بالا کمپوڈر بن کر تیر بہدف دوائی (یعنی محکمہ پولیس) کو فوراً آزمائیں تاکہ علاج شروع ہو کر مرض کے خاتمے کا سبب بنے ورنہ یہ لا علاج مرض (جس کا علاج صدق دل سے کلمہ طیبہ پر پورا پورا ایمان لانا ہے) کینسر کی طرح پھیل کر آپریشن روم تک کو پُر تعفن کر دے گا۔ صدر پاکستان افسران بالا اور وطن عزیز کے ہر باشندے پر یہ بات عیاں ہے کہ کچھ عرصے سے ملک پاکستان میں بدامنی دہشت غنڈہ گردی کی فضا شدت اختیار کیے ہوئے ہے اس کے اسباب اور بھی کئی ہیں مگر سب سے بڑے اسباب جو ذہن میں آئے ان کا اظہار کرنا مناسب سمجھا ہوں تاکہ فضا امن قائم کرنے میں معاون ثابت ہو۔

کلمہ طیبہ کی توہین: ۔ جس کا وجود مسعود کائنات کی موجودگی کا سبب ہے کیونکہ کلمہ طیبہ کا وجود اٹھ گیا تو جہان رنگ و بو کی صف لپیٹ دی جائے گی اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

نبوت کی توہین: ۔ اور نبی بھی وہ جس کے وجود اطہر کے صدقے ہستی کائنات وجود میں آئی جس کی سرداری تسلیم کرنے تمام پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات دنیا میں مبعوث ہوئے۔

قرآن شریف کی توہین: ۔ جس کی حفاظت کا ذمہ خود خالق نے لیا۔

بیت اللہ شریف کی بیٹی مسجدوں کی توہین: ۔ پھر اسلام کو مردہ کہہ کر مذہب برحق کی توہین تمام انبیاء علیہم السلام و شہدائے دین کی توہین اور کر کون رہے ہیں مرزا قادیانی کی ذریت اور مرزائی ٹولہ جس ملک میں کلمہ طیبہ کی توہین ہو نبی محترم کی توہین ہو مقام نبوت پر کھلے بندوں ڈاکہ ڈالا جا رہا ہو قرآن کی توہین علی الاعلان کی جا رہی ہو۔ بیت اللہ شریف کی بیٹیاں سربراہ سسک رہی ہوں اس خطہ زمین پر امن و سکون راحت و خوش حالی کی امید باندھنا دیوانوں کے ناپختہ خواب کے مترادف ہے وہ غافل قوم جو اپنے برحق مذہب برحق نبی و اسلاف کی عظمت کی حفاظت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے تو اس قوم کے گلے صیاد کی عیارانہ زنجیروں سے جکڑے اور تعصب کی آگ سے تپائے ہوئے طوق کے مستحق ہیں۔ صدر محترم افسران بالا سے گزارش ہے کہ آپ کرسیوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور سید الانبیاء محبوب جہاں رحمت اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت پر سر عام حملے ہو رہے ہیں ان گستاخ مجرموں کی سزا آپ کے قانون میں نہیں ہے یا آپ اتنے بڑے مجرموں کو سزا دینے سے گھبراتے ہیں یہ صرف آپ اور میرا ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا المیہ ہے کیونکہ جہاں نبی کی توہین ہو رہی ہو اور اس نبی کے امتی با اختیار و قوت کے باوجود خاموش تماشائی بن جائیں تو یہ پوری امت اور اس کے برحق مذہب کی توہین ہے اگر خدانخواستہ کچھ آدمی آپ کے خلاف ہو جائیں تو آپ ان باغیوں کو قابو کر لینے یا ان کو عبرتناک انجام تک پہنچانے تک کھانا بھی

نہیں کھائیں گے مگر نبوت کے غداروں کو آپ نے بڑے بڑے عہدوں پر برقرار رکھا اپنی کرسی کے پیچھے پناہ دے رکھی ہے اس فضا کو تبدیل کیا تو امن و سکون کے خواب کی تعبیر ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے یہ بدامنی کی فضا سب کے لیے اذیت ناک پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے اور یہ تو چند روزہ دنیا کی زندگی ہے کل قیامت کے روز جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا جب عدالت جبارہ قہارہ سے غضب ناک آواز میں اعلان ہوگا

آج مجرم الگ ہو جاؤ۔

میرا ضمیر کہتا ہے یہ آواز سنتے ہی سب سے پہلے نبی محترم اپنے دست غیرت سے پہلے آپ اور ہمارے گریبانوں کو پکڑ کر بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے میرے اللہ یہ میرے وہ کم ظرف امتی ہیں جو میری غلامی اور میرے سب سے بڑے عاشق ہونے کے جھوٹے دعویدار ہیں ان کے سامنے میری نبوت پہ ڈاکہ پڑا ہے میرے گھرانے کو گالیاں دی گئیں تیرے قرآن کی توہین ہوئی مگر ان کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آیا تیرے گھر مسجدوں کی بے حرمتی ہوئی کلمہ پاک غلیظ جگہوں پہ لکھا گیا یہ سب کچھ ان کی موجودگی میں ہوا آج تیری منصف عدالت میں میں استغاثہ پیش کرتا ہوں یہ میرے امتیوں کے ایک ملک کے صدر رئیس افسر ہیں وزیر ہیں اپنے باغیوں کو انہوں نے ایک منٹ بھی زندہ رہنے کی مہلت نہیں دی اور میرے باغیوں کو انہوں نے اپنی کرسی کے پیچھے بٹھا کر بڑے بڑے عہدے کا سایہ برقرار رکھا۔ ایسے حکمران سوچ لیں اس دن ان کے پاس کیا جواب ہوگا ؟ مسئلہ صرف حکمرانوں اور افسران بالا کا بھی نہیں ہے۔ بلکہ نبی اکرم کے جتنے بھی امتی ہیں ان سب کا فرض ہے کہ اپنی اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق تحفظ ختم نبوت کے لئے تڑپ اٹھیں اور پیش ہو کر وہ اس امتی کو نبی اقدس کی عزت و عظمت اپنی جان سے زیادہ عزیز نہیں وہ کامل مسلمان نہیں ہے میری تمام دنیا کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ خدا کے لئے جلد بیدار ہو کر قادیانیت اور اس فتنہ کا تعاقب کریں جس فتنہ کی موجودگی خدا اور رسول اور مذہب اسلام کی توہین کا باعث بنے

جذبات و احساسات

قاری عبدالرحمٰن رحیمی ۔ کراچی

میں شاعر نہیں ہوں یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میرے دلی جذبات اور احساسات ہیں شائع کر کے حوصلہ افزائی فرما دیں۔

(عبدالرحمٰن رحیمی)

ختم نبوت رحمت عالم کی پہچان
ختم نبوت پر میرا سب کچھ قربان
ختم نبوت روح رواں ہے ملت کی
ختم نبوت ہے اہل ایمان کی جان
ختم نبوت کا ہر منکر کافر ہے!
ہے قرآن و سنت میں اس کا اعلان
مرزا کافر ہے اور اس کی امت بھی
بالکل سچ ہے اس میں شک مت کر نادان
کی توہین اس نے عیسیٰ بن مریم کی
برسے اس پر دائم لعنت کی باران
ہیں انگریز کے دُم چھلے سب مرزائی
ہے تاریخی حقیقت اب قومان زمان
مرزائی ہیں دشمن ملک و ملت کے
توڑنا چاہتے ہیں یہ ظالم پاکستان
ہے دجال جو دعویٰ کرے نبوت کا
اسود عنسی ہو یا کہ مرزا شیطان
عورتوں سے دبواتا تھا اپنی ٹانگیں
نبی کجا وہ نہیں تھا ایک شریف انسان
میرے آقا کی تو شان نرالی ہے
تھے جبرئیل امین جیسے جن کے دربان
مستورات کو بیعت کیا تھا چادر سے
مَس نہ کیا تھا ہاتھ سے نبی کی شان
پرچم حق لیکر اٹھو اے حق والو!
ملک بنے مرزائیت کا گورستان
جو بھی تحفظ کریں گے ختم نبوت کا
فوز و فلاح کا وہی تو جیتیں گے میدان
انورؒ و یوسفؒ پیر بخاری اور محمودؒ
کر گئے رحمت حق کا دنیا میں سامان
جو ایمان کا دیا ہے روشن سینے میں
ہے لاریب یہ سرور عالم کا فیضان
سن کے رحیمی کی ان سچی باتوں کو
جھومتے ہیں خوش ہو کر عاقل پیر و جوان

مشرقی پاکستان میں شکست کا سبب

غازی علم الدین
ستارۂ حرب و ستارۂ جنگ

کی سروس اور اب محکمہ تعلیم کی ملازمت کی وجہ سے دونوں پہلوؤں کے بارے کچھ واقفیت ہے اور اسی واقفیت اور واقعاتی تجربات کی وجہ سے وطن عزیز کی حکومت سے بطور خاص اور دیگر تمام ممالک اسلامیہ کی حکومتوں سے عمومی طور پر یہ درخواست ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کو محکمہ تعلیم سے دور رکھا جائے اور اگرچہ مرحلہ وار ہی سہی ان کا اس نظریاتی طور پر حساس محکمے سے مکمل اخراج کیا جائے اور فوری طور پر یہ قانون نافذ کیا جائے کہ کوئی بھی قادیانی کسی تعلیمی ادارے کا کم از کم سربراہ نہ ہو۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۱۲۔

وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ میں اگر موتہ کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے مگر دوسری آیت میں ہے کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ یعنی تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک فائق رکھوں گا کافروں پر۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ قیامت تک کافر موجود رہیں گے۔ پس دونوں آیتوں میں تضاد ہے۔

جواب:۔ بے شک سب کے سب اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ان پر ایمان لائیں گے اور دوسری آیت میں متبعین کی منکرین پر فوقیت جو مذکور ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ منکرین آخر تک موجود رہیں گے۔ بلکہ منکرین کے ختم ہو جانے کی صورت میں فوقیت اپنے کمال کو پہنچ جائے گی۔ پس پہلی آیت کے مطابق سب لوگ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ اور دوسری آیت کے مطابق مسلمانوں کی فوقیت درجہ کمال کو پہنچ چکی ہوگی اس طرح تضاد ختم ہو گیا۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوم القیمۃ سے مراد قرب قیامت ہو یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا زمانہ۔ پس پہلی آیت نے بتایا کہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور دوسری آیت نے بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے وقت تک متبعین مسیح، منکرین پر فائق رہیں گے اس صورت میں تضاد نہ رہا۔

سوال نمبر ۱۳۔

یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ۔ مرضیۃ میں رفع روحانی مراد ہے اس طرح بل رفعہ اللہ الیہ میں رفع روحانی ہے

جواب:۔ آپ کی پیش کردہ آیت میں خطاب نفس مطمئنہ کو ہے یعنی روح کو خطاب ہے نہ کہ جسم کو۔ لہٰذا رجوع روحانی ہوگا۔ اس کے برعکس بل رفعہ اللہ الیہ میں ہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے جو روح اور جسم کا مجموعہ ہے لہٰذا یہاں رفع جسم اور روح کا ہوگا۔

سوال نمبر ۱۴۔

لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء

اس آیت میں بل بھی موجود ہے اور روحانی زندگی مراد ہے۔

جواب:۔ خدا کے بندو یہاں قتل ہو جانے والوں کی زندگی مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ قتل ہو جانے والے کی زندگی روحانی ہی ہوگی۔ اور بل رفعہ اللہ الیہ میں قتل نہ ہونے والے کا رفع مذکور ہے (ما قتلوہ) لہٰذا رفع جسمانی ہوگا۔ بولو کیا قتل ہونے والے اور قتل نہ ہونے والے میں کوئی فرق نہیں۔؟ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

اور اس سے پہلا سوال بھی اسی شعر کا مصداق ہے

۲- علاوہ ازیں مفسرین کرام کی عظیم جماعت نے یہاں بھی جسمانی زندگی مراد لی ہے اور ولکن لا تشعرون اور شہداء کی تخصیص کو جسمانی زندگی کیلئے دلیل ٹھہرایا ہے۔ مگر آپ کی بلا جانے۔

سوال نمبر ۱۵

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل" محمد نہیں ہیں مگر رسول۔ ان سے پہلے تمام رسول گزر چکے" پہلے والے تمام رسولوں میں عیسیٰ علیہ السلام بھی موجود ہیں لہٰذا وہ بھی مر گئے۔

" رسالہ ابن مریم "

جواب:۔ "خلت" کے معنی مر گئے کیسے ہیں؟ خلت کا لفظ "خلو" سے بنا ہے اور اس کے معنی یہ بھی آتے ہیں کہ خلا رخالی جگہ کو جانتے ہیں اور قد خلت من قبلہ الرسل کے معنی ہیں کہ اس سے پہلے تمام رسول گزر گئے۔ مر کر گزر گئے یا کسی اور طریقے سے بہرحال ظاہری نبوت کی جگہ خالی کر گئے۔

۲- یہی الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ مسیح ابن مریم کیا ہے مگر رسول ان سے پہلے تمام رسول گزر گئے۔ پہلے والی آیت میں الرسل سے مراد اگر تمام تر انبیاء ہیں تو اس آیت میں بھی الرسل سے مراد تمام تر انبیاء کرام لینا پڑیں گے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تمام تر انبیاء مر چکے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی ہے۔

لطیفہ

مرزائی بے چارے عیسیٰ علیہ السلام کو مارنے کے لیے چاہے اتنک ہو سکے قرآن مجید میں ہاتھ مارتے ہیں

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایلیاہ نبی کی پیش گوئی اور مرزا غلام احمد قادیانی

حضرت مولانا تاج محمد
مدرس قاسم العلوم
فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی نے بائبل سے ایلیاہ نبی کے قصہ کو اپنے دعویٰ "مثیل مسیح" کی تائید میں بار بار اپنی کتابوں میں دہرایا ہے کہ بائبل میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ دونوں کے لئے کچھ پیشگوئیاں تھیں۔ حضرت یحییٰؑ کے متعلق پیش گوئی ملاکی نبی کی کتاب میں ان الفاظ میں ہے۔

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔" (ملاکی ۴/۵)

ایلیا کے متعلق یہودیوں کا خیال تھا کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا۔ یہ صرف خیال ہی نہیں تھا بلکہ ان کی کتاب میں یہ لفظ بھی تھے کہ "ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا ہے" (۲-سلاطین ۲/۱۱)

جب حضرت مسیح علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو یہودیوں نے ان پر اعتراض کیا کہ ہماری پیشگوئیوں میں لکھا ہے کہ مسیح سے پیشتر ضروری ہے کہ ایلیا آئے چنانچہ شاگردوں نے یہ اعتراض حضرت مسیحؑ کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے جواب دیا "ایلیا تو آچکا۔ اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ تب شاگرد سمجھ گئے کہ اس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے"

مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ جس طرح حضرت یحییٰؑ (جن کا انجیل نام یوحنا ہے) کی آمد حضرت الیاسؑ (جن کا انجیلی نام ایلیا ہے) کی دوبارہ آمد تھی کہ وہ اس کا مثیل ہو کر آیا اسی طرح حضرت عیسیٰ بن مریم کی جگہ مثیل عیسیٰ نے آنا ہے۔ پس وہ آچکا اور وہ میں ہوں اپنے دعویٰ "مثیل مسیح" کے متعلق مرزا غلام احمد نے اشتہار ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول پر لکھا ہے "میں بات سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"

ہم بائبل سے انجیل یوحنا ۱/۱۹ اور انجیل متی ۱۷/۱۰ کی دو مکمل عبارتیں درج کرتے ہیں جہاں یحییٰ علیہ السلام (یوحنا) اور حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلقہ سوال و جواب ہوئے۔ اور مرزا غلام احمد نے جن کی اوٹ میں پناہ لینے کی ناکام کوشش کی ہے۔

"جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا میں بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں۔"

"شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیا کا پہلے آنا ضرور ہے اس نے جواب میں کہا کہ ایلیا البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آچکا۔ اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ سب شاگرد سمجھ گئے کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے:"

کوئی مسلمان بائبل کے اس قصہ کی تصدیق کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا۔ ایلیا کے آسمان پر جانے اور وہاں سے اترنے کا مسئلہ قرآن و حدیث سے کہیں بھی ثابت نہیں ہے۔ نہ حقیقتاً نہ ظلاً۔ قرآن کریم میں ہے یاذکریا انا نبشرک بغلام ن اسمه یحییٰ لم نجعل له من قبل سمیا۔ مطلب یہ کہ یحییٰ سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل یعنی جس کا نام یحییٰ پر بوجہ مماثلت اطلاق کر سکیں دنیا میں نہیں بھیجا۔

اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت الیاس (جن کا انجیل نام ایلیا ہے) کے نزول کی کوئی پیشگوئی ہوتی اور اس کا پورا ہونا حضرت یحییٰ (جن کا انجیل نام یوحنا ہے) کے آنے سے ہوتا تو یہ امر حضرت زکریا علیہ السلام کو ضرور معلوم ہوتا، کیوں کہ اس وقت آپ ہی بوجہ نبی ہونے کے کامل العلم تھے۔ لہٰذا یہ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت یحییٰ کی بشارت یوں سناتا کہ وہ مولود مسعود ہے۔ جو مدتوں سے منتظر و معہود ہے۔ تاکہ حضرت زکریا علیہ السلام اپنے بیٹے سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے زیادہ خوش ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے باوجود سبب کے موجود ہونے کے اس امر کا ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نہ حضرت الیاس (ایلیا) علیہ السلام کا نزول خدا کی طرف سے بتلایا گیا تھا اور نہ حضرت یحییٰ (یوحنا) کا ان کا مثیل ہونا درست ہے۔

مرزا غلام احمد کا بیان

مرزا غلام احمد براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں کہ "حضرت مسیح نے ایلیا موعود کی جگہ یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو ایلیا ٹھہرا دیا تا کہ کسی طرح خود مسیح موعود بن جائے اور عجیب یہ کہ یوحنا اپنے ایلیا ہونے سے خود منکر ہے۔ مگر تاہم یسوع بن مریم نے زبردستی اس کو ایلیا ٹھہرا ہی دیا۔"

مرزا غلام احمد اور انجیل کے بیانات کی رو سے یحییٰ علیہ السلام کا اعتراف ہے کہ میں ایلیا نہیں ہوں۔ اس کے خلاف جو بات بھی کہی جائے گی ماننے کے قابل ہرگز نہیں ہو سکتی لیکن اس کے خلاف مرزا غلام احمد لکھتے ہیں کہ "یسوع بن مریم نے حضرت یحییٰ کو زبردستی ایلیا ٹھہرا دیا۔" یہ بات عقلاً محال ہے کہ ایلیا خدا کا پیغمبر اور صاحب الہام ہو اور خود اپنے کو نہ پہچانتا ہو۔

ہم مرزا غلام احمد کے بیان کی روشنی میں ان کے اتباع سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے نزدیک (معاذ اللہ) ان دو نبیوں میں سے کون جھوٹا ہے؟ ایک طرف حضرت یحییٰ خود منکر ہیں کہ میں ایلیا نہیں ہوں۔ دوسری جانب حضرت مسیح بن مریم ان کو زبردستی ایلیا ٹھہرا رہے ہیں پھر اس مسیح میں جس کے عیسائی معتقد ہیں اور اس مسیح میں جو یہودیوں کے خیال میں مسیح تھا کیا فرق ہوگا؟ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ پہلا مسیح تو سچا اور دوسرا جھوٹا ہے۔ یہاں پر مرزا غلام احمد کا ذہن جس طرف بھی ہو مگر اہل حق جانتے ہیں کہ دونوں نبی سچے ہیں۔ اور قصہ جھوٹا ہے۔ کتاب اللہ

میں تحریف کردی گئی ہے۔

بائبل کے محرف و مبدل ہونے کے متعلق کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے۔ قرآن کریم اہل کتاب کے متعلق فرمایا ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ ولا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منہم (پ مائدہ ع ۷) یعنی اہل کتاب کے متعلق تین باتیں یاد رکھو (۱) تحریف کرتے ہیں (۲) دو قسم کی تحریف لفظی و معنوی (۳) تو ہمیشہ ان کی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا۔

بخاری شریف جلد دوم کتاب الاعتصام صفحہ ۱۰۹۲ پر ہے۔

ان اھل الکتاب بدلوا کتاب اللّٰہ وغیروہ وکتبوا بایدیھم الکتاب وقالوا ھو من عند اللّٰہ یعنی اہل کتاب نے خدا کی کتابوں کو بدل دیا۔ اور (بالکل) متغیر کردیا ہے۔ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

بائبل میں خود لکھا ہے۔

”ان لوگوں نے شریعتوں کو عدول کیا۔ قانونوں کو بدلا“ (یسعیاہ ۲۴ باب ۵)

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا

ملاکی نبی کا ذکر انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے چودہویں ایڈیشن کے صفحہ ۷۰۲، ۷۰۳ پر ہے۔ اور وہ ہنری رابنسن جیسے فاضل کا لکھا ہوا ہے جس کو مذہبی تحریر لکھنے میں خاص مہارت تھی وہ ۱۹۲۰ء میں ریجنٹ پارک کالج لنڈن کا پرنسپل تھا وہ لکھتا ہے ” ملاکی کتاب ۴ باب میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔ مبادا میں آؤں اور زمین کو ملعون کروں: ڈاکٹر رابنسن صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حصہ غالباً کسی نے بعد میں ازداد کیا ہے۔ اور عیسائی مورخوں کی تحقیق کے مطابق یہ ایک بناوٹی پیشگوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے۔ کیونکہ متی۔ لوقا۔ یوحنا نے اس کے متعلق عجیب عجیب ٹھوکریں کھائی ہیں کیونکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

عیسائی مؤرخین

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۲ ۱۹۲۱ء پر لکھا ہے کہ ”متی اور لوقا کی بابت تو عیسائی مورخین نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ واقعات کو کسی پیش گوئی کے مطابق کرنے کے لئے ان میں کسی قدر تصرف کرلیا کرتے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد ”براہین احمدیہ“ حصہ چہارم صفحہ ۳۳۱ پر لکھتے ہیں

”چاروں انجیلیں نہ اپنی صحت پر قائم ہیں اور نہ اپنے بیان کی رو سے الہامی ہیں۔ اسی وجہ سے انجیلوں کے واقعات میں طرح طرح کی غلطیاں پڑ گئیں۔ اور کچھ کا کچھ لکھا گیا بلکہ عرض اس بات پر عیسائیوں کے کامل محققین کا اتفاق ہوچکا ہے کہ انجیل خالص خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ پتے داری گاؤں کی طرح کچھ خدا کا کچھ انسان کا کلام ہے۔“

”دافع البلاء“ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں ”انجیل اور توارت ناقص اور محرّف و مبدل کتابیں ہیں۔“

”چشمہ معرفت“ کے صفحہ ۲۵۵ پر لکھتے ہیں ”سچی بات تو یہ ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردی کی طرح ہوچکی تھیں۔ اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرّف و مبدّل ہیں۔ اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔

انجیل یوحنا سے قطعی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یوحنا اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کررہے ہیں۔ اس انجیل کے ۲۱ باب ۲۴ میں اس طرح ہے کہ ”یہ وہ شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے ان کو لکھا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔“ یہاں لکھنے والا یوحنا کے حق میں یہ الفاظ کہتا ہے کہ یہ وہ شاگرد ہے جو یہ شہادت دے رہا ہے۔ اور اس کی شہادت (ضمیر غائب کے ساتھ) اور اس کے حق میں نعلم (ہم جانتے ہیں) کے الفاظ (صیغہ متکلم کے ساتھ) کا استعمال بتاتا ہے کہ اس کا کاتب یوحنا نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دوسرے شخص کو یوحنا کی لکھی ہوئی کچھ چیزیں مل گئی ہوں۔ جن کو اپنی طرف سے اس نے کچھ حذف و اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بائبل کی چند تازہ تحریفات

جو انجیل متی پرانی ہے اس کے ۱۷ باب ۱۱ میں ہے

ELIJAH SHALL TRULY FIRST COME ایلیا سچ مچ پہلے آئے گا۔

مگر ریوائیزڈ ایڈیشن جو آج کل پڑھی جاتی ہے متی ۱۷ باب ۱۱ یوں ہے

ELIJAH INDEED COMETH

ایلیا بے شک آتا ہے

(۲) انجیل متی پرانی ۱۹ باب ۱۷ میں یوں ہے ”اس نے اسے کہا کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا“ لیکن نئی انجیل متی جو آج کل پڑھی جاتی ہے اس میں ہے کہ ”تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟“

(۳) پرانی چھپی ہوئی تمام بائبلوں میں استثناء ۳۳ باب ۲ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی الفاظ میں تھی کہ

”خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ وہ فاران کی چوٹیوں سے ان پر جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔“

اس آیت میں پیشگوئی تھی جو فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ اس دن آپ کے ساتھ دس ہزار صحابہ تھے۔ اب نئی بائبل جو آج کل چھپ رہی ہے اس میں ”دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا“ کی بجائے ”لاکھوں قدسیوں میں سے آیا“ کردیا ہے۔

بائبل میں اس قسم کی سینکڑوں تحریفیں اور اضافے کئے گئے ہیں، جو مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی تصانیف ــــــ ازالۃ الشکوک فارسی۔ اظہار الحق عربی۔ بائبل سے قرآن تک اردو میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

مرزا غلام احمد کے نزدیک جب چاروں انجیلیں اپنی صحت پر قائم نہیں۔ جب وہ اپنے بیان کی رو سے الہامی بھی نہیں جب ان کے واقعات میں کچھ کا کچھ لکھا گیا۔ جب عیسائی محققین کا اتفاق ہوچکا کہ انجیل خالص خدا کا کلام نہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک ردی کی طرح ہوچکی تھیں۔ جب بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے جب قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ یہ کتابیں محرف و مبدل ہیں۔ تو پھر بائبل کی اوٹ میں مرزا غلام احمد کا ایک جھوٹے قصہ کو اپنے دعویٰ ”مثیل مسیح“ کی تائید میں پیش کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

●●

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

بچوں کے لئے چوتھا سبق

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے!

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں!

سوال: جو لوگ خدا کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جیسے ہندو بتوں کو پوجتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں!

سوال: جو لوگ دو تین خدا مانتے ہیں جیسے عیسائی جو تین مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں بھی کافر و مشرک کہتے ہیں!

سوال: مشرک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اس کے آخری رسول اور پیغمبر تھے، ہم ان کی امت میں ہیں!

آج کی بات

اقبال احمد رشک، کراچی

کہتے ہیں کہ آج کا بچہ مستقبل کا معمار ہے یعنی جو آج ہی کلی اس چمن گلستان میں کھل رہی ہے وہ کل پھول بن کر اس گلستان کی زینت میں اور زیادہ اضافہ کرے گی اور جس کی خوشبوؤں سے ایک دن سارا گلستان مہک اٹھے گا۔ آج کا بچہ کل کے مستقبل کی روشن مثال ہے لیکن دوستو جو بچہ آج ہی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہو وہ کل روشن مثال کیسے ثابت ہو سکتا ہے جس بچے کی آج تک کی منزل اقتدار اور مجھ سے اپنا اس کی نئی نرالی متوالی بھونڈی سی جاہلانہ تقلید کے بھینٹ چڑھ جائے وہ کل کی تاریخ میں کن سنہرے الفاظوں کی طرح ابھر کر ایک روشن باب کا اضافہ کرے گا۔

ذرا ان دو کمسن بچوں کو یاد کیجئے جو جہاد میں شریک ہونے کیلئے ضد کرتے ہوئے رو رہے تھے لیکن جہاد میں حصہ لینے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ ان کا اصرار اتنا بڑھا کہ ان کو جہاد میں شریک کرنا ہی پڑا۔ اللہ اکبر! جہاد میں حصہ مل جانے پر خوشی کے پھول ان معصوم چہروں پر کھل اٹھے آنکھوں سے جاری ہونے والے آنسو تھم گئے۔ جذبہ جہاد دیکھئے کہ سب سے آگے جا رہے ہیں اور جن کی تلواریں ان کے قدموں سے بھی قد آور ہیں۔ لیکن وہ اپنی اپنی تلواروں کو سنبھالے آگے بڑھ رہے ہیں تلواریں ان کے قد چھوٹے ہونے کے باعث زمین سے لگ رہی ہیں۔ لیکن وہ اپنے دشمن سے لڑنے کیلئے دین کی خاطر جہاد کرنے کے لئے تیزی سے قدم آگے بڑھا رہے ہیں یہ معصوم بچے کہتے ہیں کہ اس لشکر کے سردار کو ہم نے نہیں دیکھا ہے بس ہمیں یہ اشارہ کر دیجئے کہ ان کا سردار یہ ہے پھر ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔

دوستو تاریخ گواہ ہے کہ یہ بچے اپنے سینکڑوں

حال پہلے اس عظیم کارنامے کی روشن مثال بن کر آج بھی روشن اور زندہ جاوید ہیں۔

ان دو کمسن بچوں نے جہاد ہی میں حصہ نہیں بلکہ کافروں کے سردار کو بھی ان دو معصوم اور کمسن بچوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا آخر بتایئے ایسے بچوں پر جن کا مرنا جینا دین کے لئے تھا۔ جو دین کی خاطر جیئے دین کی خاطر لڑے اور دین کے ہی لئے جام شہادت نوش کیا۔ ایسے بچے ہی دیندار بچے کہلاتے ہیں۔

ذرا سوچئے آج ہم دین کی کیا خدمت کر رہے ہیں یا پھر دین پر کتنا عمل کر رہے ہیں۔ آج دین حقیقی بچوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے اے معصوم کلیو! اس طرح بغیر دین کے نہ مرجھا جانا۔

بچیوں کیلئے چوتھا سبق

خدا نے سنترے بنائے

خدا نے سنترے بنائے میٹھے اور رسیلے،
انگور پیدا کئے میٹھے اور رسیلے،
گنا پیدا کیا میٹھا اور رسیلا،
گنے سے راب بنتی ہے راب سے شکر بنتی ہے،
میٹھا گنا، میٹھی شکر،
شکر کو دودھ میں ملا کر ہماری چھوٹی بہن پیتی ہے،
غٹ غٹ، غٹ غٹ

چھوٹی چھوٹی ٹکیاں

ہماری بہن حامدہ چھوٹی چھوٹی گول ٹکیاں پکاتی رہیا
امی نے کہا حامدہ بچی روٹی نہ پکانا کھڑکی بھر جائے گی،
گول گول اور چھوٹی چھوٹی ٹکیاں پکاؤ،
چاولوں میں زیادہ پانی نہ ڈالنا بچے پچے ہو جائیں گے
اتنا کم بھی نہ ڈالنا کہ گلیں نہیں اور کچے رہ جائیں آگ زیادہ نہ جلانا۔

آدم خور مچھلی

ظفر محمود شیخ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بستی کے تمام لوگوں نے مل کر ایک شخص کا گھیراؤ کر لیا اور فیصلہ کیا کہ اس نوجوان شخص کو قتل کر دیا جائے کیونکہ یہ بستی والوں کے مذہب کے خلاف زہر اگلتا ہے بچو! یہ نوجوان سب سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ نہ بت خانے میں جاتے۔ نہ بتوں کو کبھی اچھا کہتے بلکہ الٹا بتوں کے خلاف تقریریں کیا کرتے تھے۔ لوگ اس کا خوب مذاق اڑاتے تھے۔ اسے طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے۔ آج بستی والوں کو کسی نے خبر دی تھی کہ اس نوجوان کی نصیحتوں سے بہت سے لوگ بتوں کے خلاف ہو گئے ہیں اور اگر اس نوجوان کی سرگرمیوں کو نہ روکا گیا تو سب ہی بے دین ہو کر بتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

بہت سے لوگوں کا ایک ہجوم جمع ہو کر ان کے گھر گیا اور اسے گھیر لیا۔ بستی والے روز اس نوجوان کو تنگ کیا کرتے تھے آج وہ سب مل کر اسے قتل کرنے آئے تھے۔ لیکن چند لوگوں نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اسے آخری موقع اور دو۔ انہوں نے بستی والوں کی بدتمیزیوں سے تنگ آ کر اپنا وطن چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اپنا کچھ سامان اٹھایا اور چل دیے۔ چلتے چلتے بستی سے دور نکل کر دریا کے کنارے پہنچے اور کشتی والے سے کہا کہ مجھے بھی سوار کر لو۔ کشتی والے نے ان کو بٹھا لیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ اسی بستی کا نوجوان ہے اور بہت نیک اور شریف آدمی ہے۔ کچھ ہی دیر کے بعد کشتی کنارے سے آہستہ آہستہ دور ہوتی ہوئی بیچ دریا میں جا پہنچی۔ کشتی تیزی سے اپنی منزل کی جانب جا رہی تھی کہ اچانک دریا میں بڑی بڑی لہریں اٹھنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے موجوں نے طوفان کی شکل اختیار کر لی۔ کشتی میں چونکہ آدمی زیادہ تھے لہٰذا کشتی ڈگمگانے لگی۔ ملاحوں نے فیصلہ کیا کہ کسی ایک آدمی کا بوجھ کم کیا جائے کیونکہ کشتی کا ایک حصہ کچھ جھکنے لگا تھا۔ سب نے مل کر طے کیا کہ قرعہ اندازی کرتے ہیں جس کا نام نکل آئے گا اسے دریا میں پھینک دیا جائے گا۔ سب نے مل کر قرعہ ڈالا۔ جب پرچی کھولی گئی تو اسی نوجوان کا نام نکلا مگر ملاحوں نے کہا کہ یہ ہماری بستی کا بہت نیک آدمی ہے اسے دریا میں نہیں ڈالا جائے۔ ادھر طوفان زوروں پر تھا۔ بڑی بڑی موجیں کشتی سے ٹکراتیں تو زور دار دھماکہ ہوتا اور یوں لگتا کہ کشتی کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ سب لوگ کانوں میں انگلیاں دے کر لیٹے ہر آدمی خوف زدہ تھا کہ کہیں کشتی نہ ٹوٹ جائے اور اس بات سے بھی ڈر رہا تھا کہ اس کا نام نہ نکل آئے سب نے مل کر پھر قرعہ ڈالا پھر اسی نیک نوجوان کا نام نکل آیا۔ آخر تیسری بار قرعہ اندازی کی گئی اور پھر اسی نوجوان کا نام نکلا۔ وہ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی ہے لیکن کوئی بھی انہیں دریا میں پھینکنے کو تیار نہ تھا آخر انہوں نے دیکھا کہ اگر کشتی کا بوجھ کم نہ کیا گیا تو کشتی ڈوب جائے گی اور سب مر جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے دریا کے طوفان میں چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی وہ پانی میں جا کر گرے ایک بہت بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا۔ وہ نوجوان مچھلی کے پیٹ میں سخت پریشان ہوئے۔ آخر انہوں نے اللہ کی عبادت شروع کر دی۔

بچو! کافی دن گزر گئے مچھلی دریا کے پانی میں گھومتی پھرتی رہی تقریباً چالیس روز کے بعد مچھلی نے ایک کنارے پر آ کر نوجوان کو اگل دیا حیرت کی بات یہ تھی کہ ان کو خراش بھی نہیں آئی تھی۔ جب وہ ساحل پر آئے تو ایک آواز آئی کہ تم جا کر اپنی قوم کو بتاؤ وہاں کے سب آدمی اللہ پر ایمان لا کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ نوجوان نے جا کر دیکھا تو کافروں کی پوری بستی مسلمان ہو چکی تھی۔ یہ نوجوان جنہیں مچھلی نے نگل لیا تھا اللہ کے پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام تھے

---

۳۰ دجال اور دجال اکبر

محمد یوسف محمودی رنگونی

اللہ تعالیٰ جس کو نعمت نبوت سے سرفراز کرتا ہے اس کی چال ڈھال اس کی گفتار و کردار الغرض اس کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے تابع ہوتی ہے اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ حق اور سچ ہوتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا ہمارے نبی سارے نبیوں سے ہی نہیں بلکہ خدا کی کل مخلوق سے افضل اور اعلیٰ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال آئیں گے وہ میرے امتی ہونے کا دعویٰ بھی کریں گے اور یہ بھی دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے نبی ہیں حالانکہ وہ جھوٹے ہوں گے خبردار ہوشیار رہنا آج کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو سمجھ لو کہ ان تیس دجالوں میں سے ایک دجال ہے ــــــ ان ۳۰ دجالوں کے بعد ایک اور دجال ظاہر ہوگا وہ یہودیوں میں سے ہوگا اسے دجال اکبر کہتے ہیں اس کی ایک آنکھ ہوگی اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔ وہ دجال زمین میں فساد مچائے گا۔ خوب قتل و خون ریزی ہوگی بالآخر حضرت عیسیٰ ابن مریم جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا اس وقت دمشق ملک شام کی جامع مسجد کے شرقی منارے پر نازل ہوں گے ایک لشکر جو حضرت امام مہدی کی قیادت میں وہاں موجود ہوگا اس کو ساتھ لیکر وہ دجال اکبر کا پیچھا کریں گے اور بالآخر "لُد" ایک جگہ کا نام ہے وہاں جا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کر دیں گے۔

جو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے وہ اصلی عیسیٰ علیہ السلام یعنی مریم کے بیٹے ہوں گے جنہیں خدا نے بغیر باپ کے پیدا کیا کوئی نقلی عیسیٰ نہیں ہوگا اگر کوئی شخص کہے کہ اس سے مراد تو چراغ بی بی عرف گھسیٹی کا بیٹا ہے اور اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے تو سمجھ کہ وہ جھوٹ بکتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بہتان لگاتا ہے کہ حضورؐ تو یہ فرمائیں کہ آسمان سے نازل ہونے والا عیسیٰ مریم کا بیٹا ہوگا اور وہ یہ کہے کہ نہیں مریم کا نہیں گھسیٹی کا بیٹا ہوگا بھلا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جھوٹا بہتان نہیں ہے۔ ⁂

بزم ختم نبوت

قادیانیت کیلئے ایک تازیانہ

محمد اکرم شاہ ۔ وادی آلائی

رسالہ ختم نبوت کی بین الاقوامی سطح پر پذیرائی اور بے حد مقبولیت پر ناچیز کی طرف سے مبارکباد قبول کیجئے۔ عاجز ایک مدت سے ختم نبوت بڑے ذوق اور شوق سے پڑھتا ہے مضامین اس قدر دلچسپ اور معلوماتی ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ بس ہمیشہ پڑھتا چلا جاؤں یہ رسالہ جہاں ان پڑھ لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے وہاں قادیانیت پر خباثت کیلئے ایک تازیانے کی حیثیت رکھتا ہے

کہ یکبار بخواند دیگر بار طلب دارد

عبدالرحیم صدیقی ۔ بہاولنگر

میں جماعت نہم گورنمنٹ سٹی ہائی سکول بہاولنگر کا طالب علم ہوں ختم نبوت کا رسالہ ایسا گرویدہ و شیدائی ہوں کہ ایک ہفتہ سے دوسرے ہفتہ تک بے چین رہتا ہوں۔ جب رسالہ آتا ہے۔ تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر رسالہ کو شروع سے لیکر آخر تک مکمل پڑھتا ہوں۔ نئے مضامین نیا رنگ روپ طبیعت بہت ہی خوش ہوتی ہے۔ مضامین پڑھتا جاتا ہوں دعائیں دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہیں اللہ تعالےٰ رسالہ کو تا قیام قیامت قائم و دائم رکھے اور آپکی مساعی جمیلہ کو اللہ تعالےٰ قبول و منظور فرمائے میں اپنی تمام طالب علم برادری سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ ناولوں کے بجائے ایسے رسالے خریدیں جس سے دینی معلومات میں اضافہ ہو اور مرزائیوں کے دام فریب سے نجات ملے۔

کیپ ٹاؤن کے جیالوں کو سلام

خورشید انور قریشی ۔ دھوروناڑو

رسالہ ختم نبوت ملا پڑھ کر قوت ایمانی کو تقویت ملی۔ میری طرف سے کیپ ٹاؤن کے جیالوں کو سلام۔ انشاء اللہ اب اسی طرح ختم نبوت کے سپاہی ان مرتدوں زندیقوں کو زمینی اٹھا اٹھا کر پھینکیں گے۔ اللہ رب العزت کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ ختم نبوت کے جیالوں کو طاقت ایمانی سے سرفراز فرمائے تاکہ اس فتنہ بیہودہ کا قلع قمع ہو سکے۔

ختم نبوت رسالہ اپنی خوبی پہ کیوں نہ ناز کرے

محمد اشرف ثاقب دلیوالہ بھکر

رسالہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے ایک بار کیا بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ واقعی یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس رسالہ کو پڑھنے سے ہمیں کیا کچھ حاصل نہیں ہوتا ایک طرف تو اس کے مطالعہ سے ہمیں دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں دوسری طرف یہ ہمارے معاشرے کی اخلاقی و روحانی قدروں کو اجاگر کرتا ہے اور اُن کو سنوارتا ہے نیز یہ رسالہ جو سب سے بنیادی اور اہم کام سرانجام دے رہا ہے۔ وہ ہے مرتد قادیانیوں کے ننھے منے پروپیگنڈوں سے ہمیں آگاہ کرنا تاکہ مسلم اقوام ایک جھنڈے تلے جمع ہو کر ان کو باور سمجھائے کہ اے مرتد باز آ سچے دل سے دائرے اسلام میں آجاؤ ورنہ ختم نبوت کے جیالے تم کو اس زمین سے نکلنے پر مجبور کر دیں گے۔ یہ رسالہ اس گئے گزرے دور میں کیا کچھ نہیں کر رہا وہ کچھ کر رہا ہے جو کرنے کا حق ہے۔

جذبات و احساسات

غلام فرید شاکر ۔ کلورکوٹ

یہ بہترین رسالہ ہے، ٹائیٹل جس کا اعلیٰ ہے
حق سچ کا متوالہ ہے، پھیلاتا یہ اجالا ہے
مرزائیوں کا منہ کالا ہے
شاکر پڑھنے والا ہے، اس کا حامی رب تعالیٰ ہے
اور شائع کرنے والا ہے، یہ عمدہ بہت رسالہ ہے

نوادرات امیر شریعتؒ پڑھ کر خوشی ہوئی

طارق محمود ۔ بستی رام کلی میلسی

رسالہ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پابندی سے پڑھتا ہوں رسالہ بہت عمدہ اور دلچسپ ہے گزشتہ رسالے میں نوادرات امیر شریعتؒ تھے جن کو پڑھ کر قوم ابھی غازی علم دین شہید کی یاد تازہ ہو گئی وہ مجاہد جو امیر شریعتؒ کی تقریر سن کر امہات المومنین کی عزت بچانے نکلا غیرت جس کی رگوں میں دوڑی اور بالآخر راجپال کو جہنم رسید کر دیا۔

لاجواب رسالہ

عنایت اللہ شاکر ، لودھراں

ہفت روزہ ختم نبوت دو سال سے پڑھ رہا ہوں جب سے انٹرنیشنل ایڈیشن شروع ہوا تو باقاعدگی سے پڑھتا ہوں آپ نے جو قادیانیت کے خلاف جہاد کر رکھا ہے وہ قابل دید ہے ختم نبوت لاجواب رسالہ ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن بدن ترقی نصیب فرمائے آمین۔

دل کو قرار آگیا

محمد صہیب فیصل سلفی۔ کوئٹہ

مجلہ ختم نبوت ہاتھ آیا پڑھ کر دل کو قرار آگیا اس میں ایک اہم خبر پڑھ کر میرے اندر کا مجاہد جاگ اٹھا۔ خبر یہ تھی "ویسٹر میں ۱۰ ہزار مسلمان مجاہدین نے حضرت مفتی بشیر احمد کے ہاتھ پر قادیانیت کے خلاف جہاد کی بیعت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ گستاخان رسول قادیانیوں کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے" میں اپنے آپ کو اس کام کیلئے پیش کرتا ہوں۔ میں نے شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور گھر والوں نے جس جس قادیانی سے تعلقات تھے ختم کروا دیئے ہیں۔ میں اس بات کا قائل ہوں سے

ست مجول کفن بردوش ہے تو
بطلی کے جنوں کا جوش ہے تو
اس جوش میں گر مدہوش ہے تو
پھر دیکھ! یہ دنیا تیری ہے

از حد مسرت ہوئی ہے

قاری سید محمد اقبال اختر بخاری ساہیوال

الحمد للہ ختم نبوت رسالہ کا معیار بہت اعلیٰ ہے، پابندی وقت نیز ٹائیٹل کے نت نئے ڈیزائن دجاذب نظر دیکھ کر از حد مسرت ہوئی ہے۔

جناب حفیظ رضا کا دعا نامہ

میں قافلۂ احرار کے باقیات یا حُدی خوانوں میں سے ایک ہوں۔ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کیلئے احرار اور رہنمایان احرار کی خدمات ہماری ملی اور دینی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد ہی احرار رہنماؤں بالخصوص حضرت امیر شریعتؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور حضرت قاضی صاحب نے رکھی تھی۔ ـــ ان حضرات کے حکم پر

میں اور میرے ہزاروں ساتھی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور رضا کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ چلے اور چل رہے ہیں یہ الگ بات کہ ان میں سے میرے ایسے سینکڑوں گوشہ گمنامی میں بیٹھ کر آپ سب حضرات کیلئے دعا گو ہیں۔

جتنی تعریف کیجائے کم ہے

محمد کفیل خان نئی انار کلی لاہور

میں جامعہ اشرفیہ کا طالب علم ہوں اور آپ کا رسالہ ہفت روزہ "ختم نبوت" ایک ایسا رسالہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

اس دور کی قابل قدر خدمت

عبدالقدوس لاجپور ضلع سورت انڈیا

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۱ سے اب تک شمارہ نمبر ۱۳ تک دس پرچے باقی زیر میل موصول ہوئے یعنی ہر پندرہ روز کو ایک ساتھ دو پرچے برابر موصول ہوتے رہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ اس دور کی قابل قدر و تحسین خدمت ہے اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات کو دائم و قائم رکھے۔ آمین

مسلمانو! غیرت سے کام لو

محمد اسحاق برکانی ۔ کوئٹہ

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ شیزان قادیانیوں کی فیکٹری ہے اور اس کی آمدنی کا کچھ حصہ قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے تو مجھے شیزان سے نفرت ہو گئی میں نے بیانات کے ذریعے اخبارات میں بائیکاٹ کی اپیل کی ہے تمام برادران اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں دینی غیرت کا ثبوت دیں ڈیلروں سے رابطہ قائم کریں کہ وہ شیزان نہ لیں قبل اس کے کہ غیور نوجوان میدان میں آئیں اور شیزان کی مصنوعات کو نالیوں میں بہا ئیں ہمیں اس کے بائیکاٹ کی مہم تیز کر دینی چاہیے۔

جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ کوٹ ادو

اپیل

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کوٹ ادو کی بنیاد حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ مدرسہ میں اس وقت 65 مسافر طلباء اور 200 مقامی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ کا پلاٹ صرف دس مرلہ پر منحصر ہے جو بہت تھوڑا ہے۔ مدرسہ کے نزدیک پچاس مرلہ کا ایک پلاٹ جو کہ چار دیواری اور ۴ کمروں پر مشتمل ہے جو ہمارے ایک بزرگ کی ملکیت ہے جو مدرسہ کو 3000 ہزار مرلہ کے حساب سے دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ کو ایسے مخیر حضرات کی اشد ضرورت ہے جو کہ اپنی نیک کمائی سے ایک ایک مرلہ خرید کر دے سکیں جب تک مدرسہ قائم رہے گا ان حضرات کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر P.L.S-259 الائیڈ بینک آف پاکستان کوٹ ادو ہے۔

ـــ ترسیل زر کا پتہ ـــ

حافظ محمد اسلم خاکی ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رجسٹرڈ وارڈ ۴ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

مرزا طاہر قادیانی کو بیرون ملک بھگانے والے قادیانی

فوجی افسر کا نام مقصود احمد بتایا جاتا ہے۔ ایک اہم رپورٹ

(ختم نبوت خصوصی رپورٹ) قادیانی گروپ کے لیڈر مرزا طاہر قادیانی کو ایک دیگر قادیانی کا بھیس بدلوا کر ایک جلوس کی شکل میں ربوہ سے نکالا گیا جبکہ اصلی مرزا طاہر احمد قادیانی موجودہ حاضر سروس پاکستان ائیر فورس کے ایک اعلیٰ افسر ڈپٹی چیف آف ائیر اسٹاف (مینٹیننس) مقصود احمد قادیانی کے پاس پہنچا جو اس وقت پاکستان ائیر فورس کی کامرہ فیکٹری کا ڈائریکٹر جنرل تھا، واضح رہے کہ مذکورہ مقصود احمد پکا قادیانی ہے جبکہ اس نے اپنے متعلقہ کاغذات میں اپنے آپ کو "مسلمان" ظاہر کیا ہوا ہے، مقصود احمد قادیانی نے مرزا طاہر احمد قادیانی مرتد کو اپنی سروس کار میں ڈال کر لاہور ائیر پورٹ پہنچا دیا جہاں ائیر پورٹ سیکورٹی فورس میں موجود قادیانیوں کی ملی بھگت سے مرزا طاہر قادیانی بیرون پاکستان فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا جہاں وہ اس وقت ملک و ملت دشمن عناصر کے ساتھ مل کر تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں حکومت پاکستان نے پاکستان آرمی نیوی و ائیر فورس میں موجود قادیانیوں کی جو فہرست جاری کی ہے اس میں مذکورہ مقصود احمد قادیانی کا نام نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلقہ کاغذات کی رو سے وہ "مسلمان" ہے اس وقت بھی حکومت پاکستان کے مختلف محکموں میں ایسے قادیانی موجود ہیں جنہوں نے اپنے متعلقہ کاغذات میں اپنے آپ کو "مسلمان" ظاہر کیا ہوا ہے جبکہ وہ قادیانی ہیں، مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ پاکستان و بیرون پاکستان میں مقیم قادیانیوں کے نام و پتے ان کی سرگرمیوں کی مکمل و مفصل رپورٹ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پہنچائیں، اب ہمارا حکومت پاکستان سے یہ سوال ہے کہ "کیا وہ اس اہم اور نازک معاملے اور قادیانی گروپ کی ملک و ملت دشمن سرگرمیوں سے نمٹنے کے لئے تیار ہے؟ یا نہیں؟ ہمارا یہ خیال ہے کہ نہیں! اس وقت پاکستان میں کلیدی عہدوں (KEY POSTS) پر قادیانیوں کا تسلط ہے اور یہ اندرون و بیرون ملک و ملت کے خلاف شر انگیز معاندانہ کارروائیوں میں مصروف ہیں اور حکومت پاکستان ان کے خلاف کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے اس لئے کہ حکومت کی پوزیشن قادیانیوں کے مقابلے میں کمزور ہے۔ اس مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ حکومت پاکستان اس معاملے میں رائے عامہ کے لیڈروں کو طلب کرے اور انہیں اس معاملے میں اپنی کمزوریوں سے آگاہ کرے اور پھر ان کے مشوروں کی روشنی میں اس معاملے میں مناسب ایکشن لے۔"

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

●●

نامہ نگاروں سے متعلق وضاحت

پرچے میں ضلعی نامہ نگاروں کے نام شائع کیے جاتے ہیں آئندہ کوشش ہوگی کہ ان نامہ نگاروں کا نام شائع کیا جائے جو ضلعی صدر مقام پر ہوں یا ضلعی صدر مقام کے قریب تر ہوں ایسے نامہ نگار جو ضلعی صدر مقام سے دور ہیں شائع نہیں ہوں گے نیز جہاں پرچے کی ایجنسی نہیں ہوگی یا تھوڑی مقدار میں پرچے جاتے ہیں وہاں کے نامہ نگار کا نام شائع نہیں ہوگا۔ (ادارہ)

عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کا

ہفتہ وار اجلاس

کراچی (رپورٹ محمد ریاض) المصطفیٰ جامع مسجد اسٹیل ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کا ہفتہ وار اجلاس صوفی غلام محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قاری فصیح اللہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد ایجنڈے کے مطابق سب سے پہلے مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ صاحب سرپرست عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کی والدہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی شاہ صاحب نے والدہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کرنے والے تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا ___ بعد ازاں شاہ صاحب نے فرمایا کہ

عالمی مجلس کے مرکزی راہنما عبدالرحمان یعقوب باوا کا اظہار تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل مدیر مسئول جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے سات ماہ کے بیرونی دورے سے واپسی پر ایک بیان میں کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، برطانیہ اور سعودی عرب کے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ان سے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد سے ہر طرح کا تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پہنچ کر اچانک جنوبی افریقہ کے دورے کا پروگرام بن گیا اس وجہ سے میں فرداً فرداً تمام احباب کا بذریعہ خطوط شکریہ ادا نہیں کر سکا اس لئے میں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے ذریعے تمام احباب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ عالمی مجلس سے اپنا بھرپور تعاون جاری رکھیں گے۔

ہمارے اس اجلاس کا مقصد رسوائے زمانہ مرزائی قادیانی گروہ کی ریشہ دوانیوں پر غور کرنا ہے کہ ہم ملکہ مرزائی مرتدین واجب القتل گروہ کے مکروفریب سے اپنے مسلم بھائیوں کو کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہی ہوسکتا ہے جبکہ ہمارے اندر سچا عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپ بیوی بچوں واقارب کو خوش رکھنے کے لئے کس قدر تکالیف محنت و مشقت کرتے ہیں پھر بھی شکایت نہیں کرتے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کیلئے کیوں خاموش ہیں جبکہ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تم سب سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسکو اپنے ماں باپ اولاد دیگر اقارب اور جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ تو اس فرمان کے تحت ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمیں آپ علیہ السلام کی سچی محبت و عشق حاصل ہے یا نہیں تو صاف معلوم ہوگا کہ اس میں ہم ناقص و کوتاہ ہیں فقط دعویٰ عشق زبانی جمع خرچ ہے۔ اس کے بعد جناب شاہ صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی سچی محبت و عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات بیان فرمائے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔

اجلاس میں کثیر تعداد میں عہدیداران واراکین جناب عبدالرؤف سرمد صاحب (خازن)۔ جناب حافظ محمد صدیق صاحب جناب حافظ ذوالفقار صاحب۔ جناب حافظ غلام حیدر صاحب جناب گلزار صاحب جناب محمد یوسف صاحب۔ جناب محمد سلیم صاحب جناب ناصر حسین صاحب۔ جناب سید رفعت صاحب۔ جناب غلام رسول صاحب۔ جناب سعید خاں صاحب۔ جناب شجاعت اللہ خاں صاحب۔ جناب محمد جاوید شاہ صاحب۔ جناب محمد صابر شاہ صاحب نے شرکت فرمائی۔

جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

۲۶، ۲۷ مارچ کو پورے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے علماء کرام و مشائخ عظام شرکت کر رہے ہیں۔

مولانا محمد اسلم قریشی کے صاحبزادے محمد صہیب اسلم قریشی کا بیان

سیالکوٹ، میرے والد مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال کا طویل عرصہ ہونے والا ہے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو کی طرف سے کوتاہی تساہل اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ چار سال کے عرصہ کے بعد بھی اغوا کیس حل نہیں ہو رہا ہے۔ چار سال قبل اغوا ہونے والے ختم نبوت کے عظیم مبلغ کو آج تک بازیاب نہ کرنے اور مجرموں کو گرفتار نہ کرنے والے حکمرانوں کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے وزیر اعظم پاکستان نے پچھلے سال مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کیس کو چار ماہ کے اندر حل کر دیا جائے گا اور قادیانی مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے گی مگر ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود وزیر اعظم پاکستان اپنا وعدہ پورا کرنے میں عملی طور پر ناکام ہیں حکمران اس سلسلے میں کیوں خاموش ہیں حکمرانوں نے چار سال سے ٹال مٹول کی پالیسی اور خاموش رویہ کو اپنا رکھا ہے ٹال مٹول کی پالیسی اور خاموشی وظالمانہ رویہ اب ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے میں حکمرانوں کے ایوانوں میں اپنی آواز پہنچانا چاہتا ہوں کہ حکومت وقت میرے والد مولانا اسلم قریشی کے اغوا کیس کو واضح طور پر حل کرے اور چار برس سے چھپے اسلم قریشی کے تمام حقائق کو منظر عام پر لائے مرزا طاہر قادیانی سمیت اغوا کے باقی تمام قادیانی مجرموں کو گرفتار کر کے ان کو بے نقاب کرے اور ان تمام قادیانیوں کو برسر عام عبرتناک سزا دے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

شاہ کوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵ مارچ کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی جس کے مہمان خصوصی حاجی عنایت اللہ کونسلر بلدیہ شاہ کوٹ جناب شیخ محمد یسین صاحب ابراہیم جنگ سٹال ملز شاہ کوٹ یا رانا محمد حسین ایم پی اے شاہ کوٹ ہوں گے مولانا اللہ وسایا صاحبزادہ طارق محمود اور مجاہد ختم نبوت مولانا عبداللطیف انور خطاب کریں گے۔

علی پور چٹھہ میں قادیانیوں کا اجتماع

گزشتہ دنوں علی پور چٹھہ میں قادیانیوں کا اجتماع ہوا تقریباً تین صد قادیانیوں نے شرکت کی جو دور دور سے آئے تھے انہوں نے باقاعدہ تقریریں کیں اور تبلیغ کی اور لاؤڈ اسپیکر بھی استعمال کیا مقامی پولیس نے دو افراد میں سے بشیر احمد ڈاکٹر اسلم پیر محمد کو جلسہ کرنے اور لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کے جرم میں مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا ہے جو تھا ملزم فرار ہو گیا جسے گرفتار کرنے کیلئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ مقامی علماء کرام مولانا محمد اقبال حافظ محمد سعید، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد اسلم نے ضلعی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ علی پور چٹھہ کو ربوہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کا ثبوت قادیانیوں کا یہ جلسہ ہے اگر اس قسم کے جلسوں پر پابندی نہ لگائی گئی اور حالات خراب ہو گئے تو اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

کلمہ طیبہ کی توہین ناقابل برداشت ہے

شبان ختم نبوت سرگودھا کے راہنماؤں کا بیان

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) یہاں نوجوانان ختم نبوت کی ایک عظیم کارنر میٹنگ منعقد ہوئی جو تقریباً جلسہ کی شکل اختیار کر گئی۔ اور ڈھائی صد نوجوان ختم نبوت کے مقدس مشن کی حفاظت کیلئے اکٹھے ہو گئے رحمان پورہ میں ایک قادیانی کے شادی کارڈ مسلمانوں میں تقسیم ہوئے ایک نئی دعوت نامے جاری کئے گئے شبان کے نوجوانوں نے مسلمانوں کو طرف غیرت کی طرف متوجہ کیا جس میں سے صرف پانچ ارکان نے شرکت کا گھٹیا مظاہرہ کیا۔ جو نام علوم الاسلام تھے۔ مولینا جمال الدین سرپرست شبان نے اعلان کیا ہے۔ کہ مرزائی ہمارا نام لگا صرف ایسی صورت میں ہیں۔ جب وہ کلمہ طیبہ کی توہین کریں گے۔ مولانا اکرم طوفانی نے متنبہ کیا۔ کہ سب کچھ برداشت ہے۔ لیکن دنیا بھر کے بیت الخلاؤں سے زیادہ غلیظ جسم قادیانی ہے۔ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت ہے۔ لہٰذا ایسے غلیظ جسم پر کلمہ طیبہ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ملک کے استحکام میں فتنہ قادیانیت رکاوٹ ہے

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے راہنما مولانا حمادی نے ایک بیان صدر مملکت کی طرف سے دانشوروں کو مدعو کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک اس ملک میں فتنہ قادیانیت ہوگا ملک کو استحکام نہیں مل سکتا انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی جماعتیں دو غلاپن چھوڑ کر اس مسئلہ کی طرف توجہ دیں اور حکمران بھی اس سنگین فتنہ کو سمجھ کر اقدام کریں۔

قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش

ننکانہ صاحب (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس ہذا منعقد ہوا جس میں قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں کوئین میری کالج لاہور کی لیکچرار مس ناہید لودھی کو مرزائی مجرمانہ تنظیم کی طرف سے ملنے والے دھمکی آمیز خطوط پر بھی سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی نے ایس پی لاہور سے پرزور اپیل کی۔ کہ وہ ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے محترمہ ناہید لودھی کی ۸/۱۔ م کو دی گئی۔ درخواست پر فوری کاروائی کریں۔ اور ان کی حفاظت کا مناسب بندوبست بھی کریں۔ انہوں نے تھانہ ریس کورس کے مرزائی نواز ایس ایچ۔ او کو فوری طور پر برطرف کرنے کا بھی مطالبہ کیا جس نے اپنی مرزائیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے مس ناہید لودھی کی طرف سے دی جانے والی درخواست پر کاروائی کرنے سے انکار کیا۔

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ سندھ

میڈیکل کالج کا اظہار افسوس

سندھ میڈیکل کالج میں تنظیم کے نمائندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کالج کے ایک طالب علم کی ہلاکت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے تمام طلبہ تنظیموں سے درخواست کی کہ وہ اسلامی بھائی چارگی کے جذبے کے تحت آپس کے اختلافات کو بھلا دیں اس سے پہلے بھی کالج کے ایک طالب علم شباب کی ہلاکت سے تعلیمی اداروں کا تقدس مجروح ہوا تھا اور اب یہ سانحہ ہو گیا آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ آپس میں اتحاد قائم کر کے اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف محاذ قائم کریں انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ وہ مجرموں کو گرفتار کر کے کالج کا تعلیمی ماحول بحال کرے۔

سرمہ ہم پلہ ممیرا

آنکھوں کی جملہ امراض کا شافی علاج

سرمہ ہم پلہ ممیرا پچاس سال سے تیار ہو رہا ہے پیدائشی اندھے پن کے سوا جملہ امراض چشم مثلاً دھند، جالا، غبار، سرخی پانی بہنا اور ضعف بصارت کے لئے اکسیر ہے۔

ہزار ہا اشخاص شفایاب ہو چکے ہیں

قیمت فی شیشی چار روپے علاوہ خرچہ ڈاک

تیار کردہ: انمول دواخانہ موری دروازہ قصور پاکستان

فضلی سنز لمیٹڈ کراچی کی جد

عصری اسلامی ادب

لائبریریوں اور پورا سیٹ منگوانے والوں کیلئے خصوصی رعایت

اسلام کی فطری دعوت اور اس کے ابدی پیغام کو جدید اسلوب میں سمجھنے کے لئے فضلی سنز لمیٹڈ کراچی نے برصغیر کے نامور دانشور مصنف مولانا وحید الدین خان اور دوسرے عالم دین کی اجازت سے ان کی کل تصانیف کو شائع کیا ہے علاوہ ازیں یہ ادارہ قرآن مجید، تفاسیر و کتب احادیث اور علمائے اسلام کا مفید و صحت مند لٹریچر معیاری طرز پر پیش کر رہا۔

علم جدید کا چیلنج	مولانا وحید الدین خان	۲۵ روپے
پیغمبر انقلاب	〃	۲۰
احیائے اسلام	〃	۱۵
الاسلام	〃	۲۰
تجدید دین	〃	۶
ایمانی طاقت	〃	۶
تاریخ کا سبق	〃	۶
اسلام دین فطرت	〃	۶
اسلام پندرھویں صدی میں	〃	۵
دین کیا ہے؟	〃	۵
قرآن کا مطلوب انسان	〃	۱۰
تعارف اسلام	〃	۶
اسلامی دعوت	〃	۶
مذہب اور سائنس	〃	۱۰
سچا راستہ	〃	۷
دینی تعلیم	〃	۶
حیات طیبہ	〃	۵
باغ جنت	〃	۶
نار جہنم	〃	۶
ظہور اسلام	〃	۲۰
اسلامی زندگی	〃	۲۰
اسلام اور سوشلزم	〃	۲۵
اللہ اکبر	〃	۵۰

تجرید بخاری شریف	مولانا شاہ امجد علی رامپوری	۶۰
ساقی کوثر	ابن عرفان	۲۰
اسلام نظریہ تحریک اور انقلاب	استاذ فتحی یکن	۱۴
رسول اللہ کا طریقۂ نماز	مولانا محمد سلیمان قاسمی	۱۷
شمائل رسولؐ	شیخ یوسف بن اسمٰعیلؒ	۱۵
اسلام کی بنیادی تعلیمات	مولوی عبدالستار عرشی نعمانی	۵
ایک ہی منزل	ابن عرفان	۱۲
کیا ہم مسلمان ہیں	شیخ محمد قطب	۲۰
معاشرتی مسائل	مولانا محمد برہان الدین	۲۵
گلدستۂ نبویؐ	غالص جہلمی	۱۸
نماز کی سب سے بڑی کتاب	مولانا نذیر الحق میرٹھی	۶۲
جدید اسلامی انسائیکلوپیڈیا	محمد یامین قریشی	۵۰
نوائے مشرق	پروفیسر سعید احمد	۳۶
دعوت اسلامی	محمد الغزالی	۳۵
تعلیمی چہل حدیث	مولانا محمد وحید الدین قاسمی	۱۲
اسلام اور عصر حاضر	مولانا وحید الدین خان	۱۸
جمعے کے خطبے	ابو سلیم محمد عبد الحیٔ	۴۰
الحقوق والفرائض (مکمل تین جلد)	ڈپٹی نذیر احمد دہلوی	۱۳۶ (مکمل سیٹ)
تاریخ دعوت و جہاد	ابو عبید اللہ فہد فلاحی	۴۹
عظمت قرآن	مولانا وحید الدین خان	۲۰
تذکیر القرآن	〃	۱۲۰
تفسیر فی ظلال القرآن	سید قطب شہید (ترجمہ سید حامد علی)	زیر طبع

ناشر: فضلی سنز لمیٹڈ۔ اردو بازار کراچی

فون: ۲۱۲۲۸۹، ۲۱۴۵۸۵، ۲۱۲۹۹۱

عالمی مجلس ٹوان جنڈ والہ کا اجلاس

ٹوان جنڈ والہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوان جنڈ والہ کا اجلاس امیر مجلس مولانا محمد یوسف کی زیر صدارت ہوا مولوی غلام مصطفےٰ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد حافظ محمد الیاس جنرل سیکرٹری نے اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اجلاس میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور دہشت گردی پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ قادیانی آئے دن کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں انہیں اس سے باز رکھا جائے۔

جاوید اقبال کے ملحدانہ بیان پر کشمیری علماء کا رد عمل،

آل جموں و کشمیر جمعیت العلماء اسلام کے ممتاز رہنما مولانا امیر الزمان مولانا قاری محمد انور مولانا عبدالرؤف مولانا محمد افضل مولانا عبدالخالق، مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد اسحاق اور حافظ محمد ہارون عباسی نے جسٹس جاوید اقبال کے ملحدانہ نظریات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی احکام کو ابدی تسلیم نہ کرنے والا شخص پاکستان کی کلیدی آسامی پر نہیں رہ سکتا۔ ان علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کو اس عہدے سے فوراً برطرف کر کے توہین اسلام کا مقدمہ قائم کرے ان علماء نے جسٹس جاوید اقبال کے ان الفاظ سے کہ اسلامی سزائیں جابرانہ ہیں جہاں کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں وہاں انہوں نے اپنے حلف نامہ سے بھی انحراف کر دیا ہے جو انہوں نے اسلام اور پاکستان کی وفاداری کا اٹھایا ہوا ہے ان علماء نے صدر پاکستان سے کہا کہ وہ معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنے کے بجائے اپنے منصب کا لحاظ رکھتے ہوئے اور اپنے حلف نامہ کی لاج رکھتے ہوئے ایسے شخص کو اس مقدس عہدہ سے فوراً برطرف کریں۔

امیر مرکزیہ ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا میں

لاہور سے خانقاہ سراجیہ جاتے ہوئے حضرت امیر مرکزیہ تھوڑی دیر کیلئے ختم نبوت اکیڈمی میں اور دوپہر کا کھانا آپ نے اکیڈمی میں تناول فرمایا۔ اخبار کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حکومت کی سستی اور دوغلا پالیسی ناقابل فہم ہے

بقیہ: ضرب خاتم

ان بے چاروں نے خلت، توفی اور رفع سب کے معنی موت کر دیئے کہ شاید عیسیٰ علیہ السلام مر سکیں۔ سگھ چند روز دلی دوراست نیادرکھیں کہ موت خود عربی کا لفظ ہے آخر یہ لفظ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کیلئے کیوں نہ استعمال کیا۔؟ میرا چیلنج ہے کہ کوئی شخص قرآن مجید کی کسی ایک حدیث میں خواہ وہ موضوع ہی ہو عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا لفظ نہیں دکھا سکتا۔

بقیہ: افکار قارئین

مشرقی پاکستان میں افواج پاکستان نے شکست نہیں کھائی بلکہ محکمہ تعلیم نے شکست کھائی ہے اور اسطرح افواج ہند مشرقی پاکستان میں کامیاب نہیں ہوئیں بلکہ ہندو اساتذہ کامیاب ہوئے ہیں۔

پاکستان کی سرحدیں دو نوعیت کی ہیں نمبر ۱ نظریاتی سرحدیں نمبر ۲ جغرافیائی سرحدیں۔ چنانچہ ان کی حفاظت کے پہلو بھی دو ہی ہیں۔ نظریاتی سرحدوں کے محافظ اساتذہ کرام ہیں اور جغرافیائی سرحدوں کی پاسبان ہماری افواج ہیں یہ ایک اتفاق ہے کہ بندہ کا تعلق پاک فضائیہ میں تقریباً پانچ سال

بقیہ: مولانا نذیر حسین رح

میری حضرات علمائے کرام سے خصوصاً اور باقی اُمت المسلمین سے عموماً یہی التماس ہے کہ میرے حضرت رح کی زندگی جس کا اوڑھنا بچھونا پروگرام ختم نبوت تھا اور بغیر وسائل کے اس کے پروگرام کو سندھ میں روشناس کرایا ان کی زندگی سے سبق حاصل کریں۔ اور اس پروگرام کو زندگی کا سے تجدید فرمائی تھی شعار بنائیں تاکہ عاقبت اچھی ہو۔ میرے حضرت نے اپنی لڑکیوں کا بیاہ بھی جانثاران ختم نبوت کے ساتھ پسند فرمایا یعنی محترم جناب احمد میاں حمادی جو سندھ و آدم میں اوقاف کی طرف سے تعینات ہیں اور ختم نبوت تحریک کے روح رواں ہیں میرے حضرت نے جمعہ کے دن ۱۲ بجے وصال فرمایا اور انہیں مدرسہ نور القرآن جو عاقل شہر میں سپرد خاک کیا گیا

بقیہ: آپ کے مسائل

حکم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ساس اور بہو کو بیلوں کی جوڑی کی طرح باندھ کر رکھا جاتا ہے، اب اگر ساس کھینچی ہو تو بہو کا جینا دوبھر کر دیتی ہے۔ اور بہو تیز ہو تو ساس کا ناک میں دم کر دیتی ہے دولہا صاحب ادھم میں لٹکتے ہیں۔ ماں کا ساتھ دیں تو بہو روٹھ جاتی ہے۔ اور بیوی کا ساتھ دیں تو ماں کی بددعائیں توشہ آخرت بنتی ہیں اب فرمایئے کہ قصور آپ کا یا آپ کے معاشرے کا ہے یا قرآن و حدیث کا؟ "بہو کے حقوق کیوں بتائے جائے؟" بہو کا اس کے شوہر کا تعلق ہے۔ اس کو اس کے حقوق بتا دیئے شوہر کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کے ساتھ اس کا تعلق ہی کیا ہے کہ ان کو "حقوق" بتاتے پھریں۔

تفسیر میں "معارف القرآن" مفتی محمد شفیع صاحب کی اور حدیث میں "معارف الحدیث" مولانا محمد منظور نعمانی کی کافی و شافی ہیں۔

تاریخ کی میرے علم میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو سو فیصد صحیح واقعات پر مشتمل ہے۔ تاریخ رطب و یابس کے مجموعے کا نام ہے۔ (واللہ اعلم)

بقیہ: صدیق اکبر رض

پھر دیکھا تو فرمایا۔

"اے پرندے تو خوش ہو۔ خدا کی قسم میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تیری مثل ہوتا۔ تو جس درخت پر چاہتا ہے بیٹھ جاتا ہے اور جو پھل چاہتا ہے کھا لیتا ہے۔ اور تیرے اوپر کوئی حساب ہے نہ عذاب۔"

کبھی رو رو کر کہا کرتے تھے:۔

"کاش میں جنگل کا کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹا جاتا یا گھاس کا پودا ہوتا۔ جس کو کوئی جانور چر لیتا اور آخرت میں مجھے اعمال کی جواب دہی نہ کرنی پڑتی۔"

وفاقی وزیر تعلیم ملک نسیم آہیر کی برطرفی کا مطالبہ

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے جنرل سیکرٹری مولانا چوہدری محمد خلیل نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر تعلیم ملک نسیم آہیر کے اس بیان کی مذمت سخت الفاظ میں کی ہے کہ وفاقی وزیر تعلیم نے گذشتہ روز بلوچستان کے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں وزراء تعلیم اور سیکرٹریوں کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نصاب تعلیم کا بوجھ طلباء پر بہت زیادہ ہے پہلی جماعت سے حساب اور انگریزی کی تعلیم دی جانی چاہیے۔ اسلامیات کو صرف چھٹی اور آٹھویں جماعت تک محدود کیا جائے۔ میٹرک، ایف اے اور بی اے وغیرہ سے اس کو ختم کیا جائے، چوہدری صاحب نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزیر موصوف مذہبی تعلیم کی اہمیت سے قطعی ناواقف ہے۔ اور ملک کی نظریاتی سرحدوں کی دیدہ مخالفت کر رہے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ ایسے وفاقی وزیر کو فوراً محکمہ تعلیم جیسے حساس اور اہم عہدہ سے ہٹایا جائے۔

قادیانی غنڈوں کو لگام دی جائے

گذشتہ دنوں لانڈھی کے علماء کی جانب سے جمعہ کی نماز کے بعد تمام مساجد سے منشیات و دیگر جرائم کے خلاف ایک عظیم الشان اجتماعی جلوس نکالے گئے یہ جلوس مختلف مساجد سے نکل کر داؤد چورنگی پہنچ گئے جہاں پر انتظامیہ کے اعلیٰ افسران حالات کو قابو میں رکھنے کیلئے موجود تھے دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لانڈھی کے سرپرست مولانا محمد عمر فاروقی نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں افراتفری پیدا کرنے والے اور منشیات اور دیگر جرائم میں ملوث افراد میں اکثر حصہ قادیانیوں کا ہے جب تک حکومت ختم نبوت کے ان ڈاکوؤں کو برسر عام پھانسی نہیں دے گی اس وقت تک ملک میں امن وامان قائم نہیں ہو سکتا محمد عمر فاروقی نے مزید کہا کہ انتظامیہ ان عناصر کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ دریں اثنا ختم نبوت کے کارکنوں نے ختم نبوت زندہ باد کی فلک شگاف نعرے لگائے اور قادیانیوں کو پھانسی دینے کے نعرے بلند کئے۔

بہار، رنگا رنگ پھولوں، شاداب چہروں اور بیدار آنکھوں کا موسم
پھر بھی کچھ چہرے بے آب اور کچھ آنکھیں بے رونق کیوں؟

موسم بہار میں چہار سُو نئی کونپلیں اور تازہ پھول کھل اٹھتے ہیں اور روئے زمین پر زندگی انگڑائی لے کر جاگ اٹھتی ہے۔

اس موسم بیدار میں صحت بخش خون چہروں پر حسن بن کر جھلک اٹھتا ہے اور آنکھوں میں ایک نئی چمک پیدا کر دیتا ہے۔

لیکن اگر خون میں فاسد مادے سرایت کر جائیں تو پھوڑے پھنسیوں، مہاسوں اور کئی دوسری جلدی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس سے چہرے بے آب اور آنکھیں بے شباب نظر آتی ہیں۔

بہار کے موسم میں صافی کا باقاعدہ استعمال فاسد مادوں کو خارج کر کے خون کو صاف اور صحت بخش رکھتا ہے اور یہی صاف خون چہروں پر حسن بن کر جھلک اٹھتا ہے۔

جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
صافی
سے خون صاف، چہرہ شاداب

ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں

Adarts HSF 1/84

INTERNATIONAL
WEEKLY **KHATME-NUBUWWAT** KARACHI
Registered No. M-166

ولولۂ حرم

بھینی بھینی پھر شمیمِ جانفزا آنے لگی — ٹھنڈی ٹھنڈی پھر مدینے کی ہوا آنے لگی

اضطرابِ دل کا ساماں پھر بہم ہونے لگا — مژدۂ لطف و کرم لے کر صبا آنے لگی

پھر سکونِ دل نے کروٹ لی کہ تڑپانے لگا — دل سے پھر بے ساختہ لب تک دعا آنے لگی

میں نے چھیڑا نغمۂ نعت اور ادھر ہر سمت سے — جیسے کانوں میں صدائے مرحبا آنے لگی !

رفتہ رفتہ سب مناظر ہو گئے پیشِ نظر — دل میں رہ رہ کر حرم کی یاد کیا آنے لگی

قابلِ نظارہ ہے کعبے کے پردے کی بہار — ہر طرف سے جھومتی کالی گھٹا آنے لگی

پھر گیا نظروں میں میدانِ اُحد کا لالہ زار — بن کے نکہت یادِ گلزارِ قبا آنے لگی

حبّذا اہلِ مدینہ میں سراپا گوش ہوں — مرحبا اہلاً و سہلاً کی صدا آنے لگی

کیوں نہ ہو اپنا مشامِ جاں معطر اے حمید
باغِ طیبہ سے نسیمِ دل کشا آنے لگی

(حمید صدیقی لکھنوی)